

مَا شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ قَوْلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

الحمد لله الذي تاليف لطيف جناب ميرزا امير بيگ صاحب مختصر ناطق دلهوی

102
مولود مخبر صادق

AB PUBL

ESTABLISH

1884

شفیع ناطق

تبرکات جناب صاحب مذهب میرزا امیر بیگ صاحب مختصر ناطق دلهوی

مطبع هر دهنه ملک ناطق
درج جو رهند باهتاجی بن

قہرست کتب موجودہ دوکان محمد زحیر حسین تاجر کتب ملی بازار دہلی

۱	جام شہزادہ ایک ناول	۱	تذیب النساء کی کتاب
۲	دلکش حصار اول حصہ ناول	۲	کے لیے بہت پسند کیا جاتا ہے
۳	پیر نہایت محمدی	۳	انتہائی قابل و مرید ہے اس کتاب
۴	دوم	۴	میں کتاب نے پچھلے پڑھنے پر دینا
۵	قصہ گل بہار	۵	اور پڑھنے پر پچھلے پڑھنے پر دینا
۶	رقاعہ السلیس	۶	حق پر کسی دوسرے سے نہ دینا
۷	تغییر غریبی یا دہم	۷	کروٹکی حاجت نہیں دہم یا دہم
۸	فاقیہ و تفسیر شاہ عبداللہ	۸	یہ کہ تفسیرات کی بھی باتیں ہیں
۹	تغییر برکرم	۹	ایں ستر اور تفسیرات کی کتاب
۱۰	تفسیر سورہ بروج	۱۰	تفسیر النساء کی پہلی کتاب
۱۱	تفسیر سورہ یوسف	۱۱	دوسری کتاب
۱۲	تفسیر سورہ زمر	۱۲	ہدایت النساء
۱۳	تفسیر سورہ محمد	۱۳	قصہ گل بہار
۱۴	تفسیر سورہ فتح	۱۴	تفسیر النساء
۱۵	تفسیر سورہ حشر	۱۵	منہج الموائد
۱۶	تفسیر سورہ ممتحنہ	۱۶	مناجات پورہ
۱۷	تفسیر سورہ طہ	۱۷	زینت العروس
۱۸	تفسیر سورہ حج	۱۸	سکریسی
۱۹	تفسیر سورہ سجدہ	۱۹	انشاری و النصار
۲۰	تفسیر سورہ یحییٰ	۲۰	ماہی النصار
۲۱	تفسیر سورہ زکریا	۲۱	تنبیہ النصار
۲۲	تفسیر سورہ ادھر	۲۲	مراقبہ النصار
۲۳	تفسیر سورہ انعام	۲۳	فراہد النساء
۲۴	تفسیر سورہ ابراہیم	۲۴	مولد رحمت الرحیم
۲۵	تفسیر سورہ اسماء	۲۵	مولد رحمت الرحیم
۲۶	تفسیر سورہ صافات	۲۶	مولد رحمت الرحیم
۲۷	تفسیر سورہ زمر	۲۷	مولد رحمت الرحیم
۲۸	تفسیر سورہ محمد	۲۸	مولد رحمت الرحیم
۲۹	تفسیر سورہ فتح	۲۹	مولد رحمت الرحیم
۳۰	تفسیر سورہ حشر	۳۰	مولد رحمت الرحیم
۳۱	تفسیر سورہ ممتحنہ	۳۱	مولد رحمت الرحیم
۳۲	تفسیر سورہ طہ	۳۲	مولد رحمت الرحیم
۳۳	تفسیر سورہ حج	۳۳	مولد رحمت الرحیم
۳۴	تفسیر سورہ سجدہ	۳۴	مولد رحمت الرحیم
۳۵	تفسیر سورہ یحییٰ	۳۵	مولد رحمت الرحیم
۳۶	تفسیر سورہ زکریا	۳۶	مولد رحمت الرحیم
۳۷	تفسیر سورہ ادھر	۳۷	مولد رحمت الرحیم
۳۸	تفسیر سورہ انعام	۳۸	مولد رحمت الرحیم
۳۹	تفسیر سورہ ابراہیم	۳۹	مولد رحمت الرحیم
۴۰	تفسیر سورہ اسماء	۴۰	مولد رحمت الرحیم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم بر قلم شاخ گلزار احمد
 زہے بادشاہ وزہے عزوجل
 بقا و فنا بات کی بات میں
 بشر کو عطا کی زبان و دمان
 وہ بیشک ہی معبود ہر نیک و بد
 کہ ہو خالق کل مزا و احمد
 جزا و سکہ نہیں لایق لم یزل
 اگر شمع ہر ادنی سادرات میں
 کیا اسے کیا کیا زبانے بیان
 ہر ادسکو ہی حمد و ثنا کل مزا

خالق جل و علی نے ہر شے ہر عالم میں فرقہ بنی آدم کو بایں زیور گویائی آراستہ و بایں عقل و شعور پیرایست فرما کر بخلعت شرف المخلوقات لَقَدْ كُنَّا بَنِي آدَمَ کے مرتین فرمایا اور اس گروہ انسان میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مخصوص بارگاہ عالی کا قرار دیکر قہار و قُضَا بَعَثْنَاهُمْ عَلَى الْبَعْثِ سے زینت بخشی اور اس تمام فرقہ انبیاء علیہم السلام میں حضرت سرور کائنات مفرح موجودات رحمۃ العالمین شفیع المذنبین امام المسلمین حضرت احمد مختی محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بعباس لَقَدْ مَنَّ اللہُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمُ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمُ و بہ عباس لَقَدْ جَاءَکُمْ اور بہ عمامہ وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور بہ زبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْوَحْیِ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّقَیِّمُ اور بہ سند من یطیع الرُّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللہَ وَمَنْ تَوَلَّیْ فَمَا اَرْسَلْنَاکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا اور بہ خطاب

حسب فرمایش میان مذہب حسین صاحب تاجر کتب دہلی طبع جوہر دہلی میں جے نرائن کے ہاتھ سے

162

قَدْ جَاءَ كَهْرُ قَيْنِ اللَّهِ فَوْرُ وَكِتَابٍ مُبِينٍ اور یہ لقب یٰٰیہَا النَّبِیُّ اَنَا اَرْسَلْتُكَ شَاحِبًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور یہ نام نامی وَرَعْنَاكَ ذُكْرُكَ اور یہ ارشاد اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَاَتَّبِعْكُمْ اور یہ النعام یٰٰیہَا الْمُرْتَدُّ یٰٰیہَا الْمُدَّ شَرُّ خاص الخاص کیا

غزل

جیسے گروہ آدمی میں انبیاء میں خاص	خیل انبیاء میں یونہی مصطفیٰ میں خاص
عارض رسول پاک کے بدرالدجا میں خاص	بل جتنی ہیں جبین کے ہلال عطا میں خاص
ہر چند سب رسول ہیں مقبول کبریا	لیکن شفیع روز جزا مصطفیٰ میں خاص
محبوب حق حبیب خدا فخر انبیا	یہ نام پاک بادشہ انسا میں خاص
جو عاشق حبیب الہی ہیں وہ ہی لوگ	کوثر کی آب خلد کی زیب و ضیا میں خاص
وہشت ہے کیا قیامت کبرا تو ہو بیا	اپنے شفیع مالک روز جزا میں خاص

نعت محمدی نہ فراموش دل سے ہو
ناظم زبان و دل ہے محمد و ثنا میں خاص

ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برگزیدہ ترین اسی طرح آپ کی ہمت کل نبیوں کی
اس سے افضل و برتر ہو کہ اس ہمت کی شان میں کُنْتُ خَيْرَ اَمَةٍ اَخْرَجْتُ لِلنَّاسِ آيَاہِ
اور سب سے زیادہ شرف اس ہمت کا یہ ہو کہ اس ہمت کے علم کو آپ نے الْعُلَمَاءُ اٰمَنُوْا كُنِيَا عَرَبِيًّا
اس کا بُیِّن فرمایا ہو اور علماء ہمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
جتنی شان میں وَالشُّدَّانُ يَنْفُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوْهُم
بِاِحْسَانٍ الرَّضَىٰ لِلّٰهِ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اَلَا نَحْمَدُ خَلِيْدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا اِلٰكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
کلام مجید میں وار و ہر صاحب اول خاص میں حضرت امیر المؤمنین ابوبکر الصدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ میں ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ بن کعب بن
لوی نسب شریف انکا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کعب بن لوی میں ملتا ہوا نام انکا قبل
زمانہ اسلام کے عبد الکعبہ تھا جب شرف باسلام ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام عبد اللہ
رکھا اور کنیت ابوبکر فرمائی اور سبب تصدیق رسالت کے خطاب فیض الکتاب آپ کا
صدیق ہو اولاوت باسعادت اوس معدن صدق و صفا کی واقعہ صحابہ فیل سے دو
بریں چار مہینے بعد آخر روز و دو شنبہ یا شب شنبہ کو ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپکی شان میں
ثَانِيْ اَنْبِيَاؤِ هٰذَا فِي الْغَايَةِ فرمایا اور حوق آپ نے اپنا تمام گھراہ خدا میں مساکینوں کو انعام
کر دیا اسوقت یہ آیت آپکی شان میں نازل ہوئی وَبَشِّرْهُمْ بِالْاٰلِ الْاٰتِيَّاتِ الَّذِيْنَ يُوَفِّيْ مَالَهُمْ كَثِيْرًا
اور اسی مضمون کی دوسری آیت آپکی شان میں یہ ہر فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰ وَاَنْفَع وَاَصْدَق وَاَحْسَنُ
خَسِيْسًا وَرَاقِيًّا اور فرمایا آپ کی شان میں وَالَّذِيْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَقَ بِهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْاَشْقٰ
اسی آیت میں لقب صدیق آپکا اللہ جل شانہ فرماتا ہو مضمون یہ آیت بھی حضرت صدیق کبر
رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھتے ہیں وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشَدُّ أَسَ اَمَّا الْكٰفِرُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حد میں آپکی شان میں آئی ہیں جو آپ کی زندگی
پر دلالت کرتی ہیں

غزل

کیا مقرب کبریا کے حضرت صدیق ہیں	دوست ختم الانبیاء کے حضرت صدیق ہیں
انکا ایمان انس و جن کے ہوا مانسے گران	پیشوا ہر پیشوا کے حضرت صدیق ہیں

کی دعا مصطفیٰ نے بہر عمر
 او سکو ہے قوت رسول کریم
 کفر کا سر تو منکرون کی کمر
 مال حق کو بنی بیسی دی
 کیسے کیسے کیے ہیں فتح ملک
 ملک کفار کے تباہ ہوئے
 بڑھ گئی اور قوت اسلام
 موجود رہے شریعت بھی
 کی تراویح آپ نے تعلیم
 یا دحق کی جہاد راہ حق
 لائے ایمان سب گروہ گروہ
 لطف اسلام کا اُس کو ہے
 بعد ابو بکر کے صحابہ نے
 تھا بڑا ایک نزع کفار
 لیکے کعبہ میں آئے احمد کو
 کھل گیا روضہ رسول کا در

کیا ہی تھی الفت عمر فاروق
 جسکو ہے قربت عمر فاروق
 توڑتی صولت عمر فاروق
 دیکھنا بہت عمر فاروق
 تھی عجب شوکت عمر فاروق
 جب ہوئی شہرت عمر فاروق
 آئی جب نوبت عمر فاروق
 خاص ہیں حضرت عمر فاروق
 چہ تھی شفقت عمر فاروق
 تھی یہی عادت عمر فاروق
 جب پڑی ضرورت عمر فاروق
 جسکو ہے الفت عمر فاروق
 دل سے کی بیعت عمر فاروق
 جب ہوئی دعوت عمر فاروق
 دیکھنا جرات عمر فاروق
 لائے جب بیت عمر فاروق

قطعہ

ہیں جو مشتاق حشرین ناطق

دیکھیں گے صورت عمر فاروق

ایسے مسلمانوں پر گزیدہ صحابہ رسول تھے جن میں تھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بن عفان بن ابی العاص بن عمار بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصاب بن کلاب
 ہیں نسب شریف اور کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں عبد مناف سے ملتا ہے ولادت
 باسعادت آپ کی بعد گزرنے پانچ برس دو مہینے چند روز کے واقعہ میل ماہ ربیع الثانی شب شنبہ
 شہر مکہ البجیل کے مکان میں ظہور پائی گئیں اُنکی ابو عمر نام مبارک عثمان اور سبب مکمل
 دو صاحبزادیوں رسول کریم کے لقب ذوالنورین ہوا انکی سخاوت و علو ہمتی کا حال خداؤ
 کریم اس طرح ظاہر فرماتا ہوں اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ اَمْرَ الْهَرَمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ اَمْرَ الْهَرَمِ
 مَتَّأَوْكًا اَذَلَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 اپنے مال اسباب و اہل انواران سے مسلمانوں کو ہتھکڑی کر کے انھیں صلہ کرنے کے لیے تمام شہر
 واسطے یہ دعا فرماتی یا دیت رَحِمْتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضُ عَنْهُ اَوْ سَوْفَ اَسْأَلُكَ عَنْهُ
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں ہوا اور آپ کی ریاضت و عبادت کا حال بھی اسی
 آیت متبرکہ سے ظاہر ہوتا ہے اَنْتَ اَنْتَ اَلَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ وَفَارَأَيْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَلَّذِي
 رَحِمْتَ اَوْ مَفْسَرِينَ لَكَ اِسْأَلْتُكَ عَنْهُ فَارْضُ عَنْهُ اَوْ سَوْفَ اَسْأَلُكَ عَنْهُ
 وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَاوُلًا لِّكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّبِيِّينَ
 وَصِدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ اَوْ رَأَيْتَ اَنْتَ اَلَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ فَارْضُ عَنْهُ
 وَتَوَّاصُوا بِالْحَقِّ وَتَوَّاصُوا بِالْصَّبْرِ سَوَالِ اَيَاتِ كے اور بہت آیتیں اور حدیثیں آپ کی
 شان اقدس میں وارد و صادر ہیں۔

غزل

صاحب علم و حیا عثمان ذوالنورین ہیں

معدن جود و سخا عثمان ذوالنورین ہیں

دوستی عثمان کی وجہ ہو ایمان دار کو
پائین باغ انکا ہو جنت خلد ہو انکا محل
بیٹیاں اپنی بی بی نے دو انھیں کی ہیں عطا
کس شفقت سے کیا قرآن کو جمع آپ نے
بخشوا بیٹے یہ عاصی حشر میں ستر ہزار
خود کہا حضرت نے اپنا بایان بازو آپ کو
سختیاں کیا کیا ہی کھینچیں بہر سلام آپ نے
کتے تھے جبریل حضرت سے کہ یا ختم رسل
پڑھتے تھے قرآن ہو جو موت آنحضرت شہید

اوسکو کیا پھر آتش دوزخ سے اور مطلق ہر اس
جس بشر کے پیشوا عثمان ذوالنورین ہیں

چوتھے برگزیدہ صحابہ کبار قرابت دار رسول مفتاح صلی اللہ علیہ وسلم شہزادان شاہ مردان نظر العجاہ و العجاہ
اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ بن عبد المطلب چچا زاد
بھائی جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے بین ولادت شریف آپ کی تیر ہویں ماہ جب المرجب و
جمہ و ملت یاقین میں واقعہ صحابہ فیل سے کعبہ کے اندر ہوئی کہ وہ جگہ تمام عالم سے بہتر
اور یہ شرف و بزرگی کسی بشر کو دینا نہ آتی انکی تعریف جو قرآن و احادیث سے ثابت ہے احاطہ
کلم سے باہر ہو اگر تمام جن و انس و ملائک لکھنا چاہیں اور تمام قلم جو جائیں اور تمام آب
و سیا کی سیاہی نہائیں تو بھی فضائل آپ کے لکھنے میں نہ آئیں کیا کریمہ انما اولیٰکم اللہ و رسولہ
و الذین یقیون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و یمسرون وجہہم لربہم و الذین یؤتون الزکوٰۃ و یمسرون وجہہم لربہم و الذین یؤتون الزکوٰۃ و یمسرون وجہہم لربہم

وعلوی مکان کی ہو جو خوش شمس آپ کی کلام مجز نظام الدین یقیون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و یمسرون وجہہم لربہم و الذین یؤتون الزکوٰۃ و یمسرون وجہہم لربہم

مسدس

واقف ہر رموز ہل الی شد شامل بعبطائے انما شد
موسوم باسم لافتا شد کافی بکلاہ قل کفا شد

مولود بہ خسانہ خدا شد
بابنت رسول کتخدا شد

مین مدح کروں مری زبان کیا خود اودن کی ثنا خدا ہے کرتا
لکھتے جو انھیں وہی ہے زیبا ایسا انھیں رہے حق نے بخشا

مولود بہ خسانہ خدا شد
بابنت رسول کتخدا شد

کیون اوسکو کرین وصی نہ احمد دین بیٹی اوسے نہ کیون محمد
کیون وہ نہو خاص رب احمد کیون کعبہ نہو وے اوسکا مولد

مولود بہ خسانہ خدا شد
بابنت رسول کتخدا شد

کیون اوس سے کھلے نہ باب خیر کیون نہو اوس سے قتل نہتر
دین اوسکو علم نہ کیون چسبہ کیون نہو اوس کا نام حید

مولود بہ خسانہ خدا شد
بابنت رسول کتخدا شد

ہو کیون نہ ولی وہ پھر خدا کا	کیون نفیس نہ وہ مصطفیٰ کا
شوہر نہو کیون وہ فاطمہ کا	کیون شیر نہو وہ کبریا کا
مولود بخسانہ خدا شد	
بابنت رسول کتخدا شد	
ہو کیون نہ وہ معرفت کا دریا	ہین اہل حقیقت او سکے جو یا
رستہ ہو طریقت او سکا ادنیٰ	وہ سجدہ شرع کا درمیت
مولود بخسانہ خدا شد	
بابنت رسول کتخدا شد	
نام او سکا نہ کیون ہو حرز طفلان	ہو کیون نہ علی عصائے پیران
ہو کیون نہ وہ تیغ جو انان	کیون اوں سے نہ تیکدہ ہو لڑان
مولود بخسانہ خدا شد	
بابنت رسول کتخدا شد	
کیون خوف او سے ہو کافرون کا	احمد کی وہ کیون سپر نہوتا
ہے لکھ لکھی اوں کو زیبا	جس کے لیے یہ کسی نے لکھا
مولود بخسانہ خدا شد	
بابنت رسول کتخدا شد	
دی جس نے نماز میں انگوتھی	سلمان کی رمانی شیر سے کی
اونٹوں کی قطار جس نے بنی	ہے وہ ہی علی دلی ربی
مولود بخسانہ خدا شد	

بابنت رسول کتخدا شد	
ناطق کو ملا علی ساقا	ہو گا نہ نخی شہ نجف سا
دے جس کو خدا سے ایسا مولا	یہ مرتبہ ہے بھلا کسی کا
مولود بخسانہ خدا شد	
بابنت رسول کتخدا شد	
<p>ایسے انسان ہزار ہزار شکر خالق کون و مکان کا کہ تمکو اس نے ایسے پیغمبر برگزیدہ کی امت بنایا جس کے امتی ہو نیکی کر زوانبیا سلف کو ہمیشہ بدل جان رہے روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری تو ریت موسیٰ علیہ السلام پر پڑا اسکو اونھون نے اور پایا او میں ذکر میری امت کا او وقت موسیٰ علیہ السلام نے درگاہ عزائم میں عرض کیا کہ پاتا ہوں اس کتاب میں خبر ایک امت کی کہ آخر ہی پیدا ہونے میں اور اول ہی سب امتوں سے فضل و بزرگی میں قبول کریگا تو شفاعت واسطے اوں امت کے اور برساتیگا پانی اوں امت کی دعا سے کتاب اونکی اونکے سینہ میں ہوگی یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے عوض ایک نیکی کے دس نیکیاں اونکی لکھی جائیں گی اور عوض گناہ کے گناہ ایک ہی لکھا جائیگا اور رب العزت تو وہ امت میری کر حکم ہوا کہ ای موسیٰ یہ امت تیری کیونکر کروں میں کہ یہ امت میری حبیب خاص محبوب با اختصاص احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رب مجھ کو امت محمد سے کراں دعا پر خدا سے عزوجل نے خوش ہو کر موسیٰ علیہ السلام کو دو نعمتیں عطا فرمائیں ایک است اور دوسری کبھی کی تو ریت میں اسم طہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشفع ہو سنی اسکے وہ ہی ہیں جو لفظ محمد کے ہیں اور انجیل میں آپکا نام مبارک فارقلیط ہے</p>	

معنی اوسکے رسول کے ہیں مع و ثنا آپ کی انجیل میں اکثر علماء انصار نے دیکھا اور علوات
 مبارک کو عبارت کتاب سے مطابق پاکر دین آپکا قبول کیا ہو زبور میں آپکا نام نامی بہم
 سرسوز آیا ہو جو سفتین اوس مروز کی اوس کتاب میں تحریر ہیں وہ سب آپکی ذات اقدس
 میں ہویدا و آشکارا تھیں معنی نظم مروز کے نبوت کے ہیں حاصل کلام یہ کہ تمہارا اور تمہارا
 پیغمبر مسلم کا ذکر خداوند تعالیٰ نے کل انبیاء علیہم السلام سے بحال مع و ثنا بیان کیا ہو اور
 جو جو نعمتیں تمکو عطا ہوئی ہیں کسی نبی کی است کو نہیں عطا ہوئیں اور یہ کل نعمتیں تم کو
 بدولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس چاہئے تمکو کہ اپنے مان باپ بیٹا بیٹی بھائی
 بہن سے زیادہ محبت اوس نبی عالی مقام سے رکھو تاکہ ایمان تمہارا مضبوط اور تم کمال سے
 مسلمان ہو جاؤ علامت عشق و محبت اوس جناب کی یہ ہے کہ ذکر و اذکار آپکا بہ شوق دل سنو
 اور آپکی علوات و افعال کو اختیار کرو اور جن باتوں کا آپ نے حکم دیا ہو انکو بدل و جان دا
 کرو اور جن کاموں سے منع فرمایا ہو اونسے باز رہو شغل درود شریف سے کبھی غافل نہ ہوا
 درود شریف بجد و لاتعد بہن مجال تحریر نہیں مگر مختصر یہ کہ مفلسی و تنگدستی دور کرتی ہے
 رنگ گناہ کیواسطے مستقل ہو فکر و پریشانی سے نجات دیتی ہو اہل طریقت اسکے وسیلے سے
 منازل طو کرتے ہیں دنیا میں بہبودی اور عاقبت میں مسعودی حاصل ہوتی ہے فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر غیر بھرتین کسی بندہ خدا کا ایک درود بھی مقبول ہو گیا تو قیامت کے
 دن میزان میں عمر بھر کے گناہوں کا پلہ لگا ہو گا اور اوس ایک درود کا بھاری کسی عارف نے
 ایک لکھ بچہ کو بعد مردن خواب میں بلایا پس خیر و پاکیزہ عطر آلودہ دیکھا متوجہ ہو کر سبب اس
 مرتبہ کا دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ ایک روز نام مقدسہ و اہم متبرکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 میں سے صدق دل سے لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تھا اوسنی قبولیت کے باعث تمکو

یہ رتبہ حاصل ہو پس اوس مسلمانوں جب ایک ہندو کو آپکے نام پر لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے
 سے یہ رتبہ حاصل ہو تو ہم تم کہ است اوس برگزیدہ خلایق کی ہیں درود درود شریف کے
 سبب کیوں نہ بہ مرتبہ اعلیٰ فائق ہو کر زندان گناہ سے خلا صی پائیگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ	عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ
ہو درود خدا محمد پر	سرور خلق شاہ امجد پر

غزل

آج ہے محفل میلاد پیسہ دیکھو
 خاص ارواح رسولان سلف آتی ہیں
 حال مولود رسول ثقلین آکے سنو
 یہ وہ ہے بزم کہ حضار یہ بیان کے جبریل
 شامیانہ ہو یہاں حمت حق کا سرور
 فرش ہو نور کا چھتیکہ بان ہیں نور آگین
 مہتمم خضر اور الیاس ہیں اس محفل کے
 ذکر میلاد رسول وہاں آج ہو بیان

فرش تاعرش منور ہے سرور دیکھو
 مجمع جن و ملک ہے یہاں آکر دیکھو
 ذکر شامہشتہ کوئین کا دفستہ دیکھو
 آئے ہیں سایہ فگن کھولے ہوئے دیکھو
 بادکش باد صبا یاں ہے برابر دیکھو
 قمیض نام محمد کے منور دیکھو
 رتبہ محفل میلاد مطہر دیکھو
 طعنہ زن ہو یہ زمین چرخ برین پر دیکھو

حق تو یہ ہو کہ ہیں ناطق نے پروئے سولی
 چشم انصاف سے اوسا جو ہم گرد دیکھو

بحر العلوم میں امام نجم الدین سیفی رضی اللہ عنہ نے حال پیدائش نور حضرت سید کائنات
 علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کا اس طرح زینت بخش اوراق فرمایا ہو کہ خالق جل و علی نے
 ایک کروڑ چہ لاکھ ستر ہزار برس پیشتر تہامی موجودات سے نور اپنے محبوب کا پیدا کیا اور

اللَّهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَكَرَّمِ	عَلَيْهِ صَلَّيْكَ سَيِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
ہو درو خدا محمد پر	سرور خلق شاہ امجد پر

عزل

زہے نام خدا نام محمد	کہ ہے عرش علی بام محمد
فدا سو بار سپر لیاۃ القدر	وہ ہے زلف سپہ قام محمد
خدا لے ہے اور یہ ہیں خدا سے	خدا کا کام ہے کام محمد
فرشتے چوستے ہیں اوس زمین کو	پڑا ہے جس جگہ کام محمد
تر ہے وہ روز و شب جین تجو احمد	فرز و نوحی صبح سے شام محمد
مثال انبیا اک اک صحابی	ملا یک رتبہ خدام محمد
پڑ ہے جو دل سے کلمہ جنتی ہو	عجب ہے بخشش عام محمد
کہیں نادان سے کیا راز آلی	کہ دانا ہیں مے آ شام محمد
مدینہ کی زمین ہو سب مقدس	کہ ہے وہ جاے آرام محمد

طبیعت کیوں نہ ای ناطق رسا ہو
کہ ہے یہ مجھ کو انعام محمد

پھر خلاق عالم نے گل کائنات کو اپنے نور سے پیدا کیا اور ایک حصہ نور خاص ذات
اقدس کی واسطے دہنی طرف عرش کے اٹھارہ ہزار برس جلوہ گر رکھا وہ نور تسبیح و تہلیل
مین ہمیشہ نوحہ گر ہوتا ایک دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ زمین پر جا کر موضع مزار
مبارک سے تھوڑی خاک پاک پیدہ کر کے کافور مقدار ایک شقال کے لیکر آؤ چنانچہ
حسب احکم جبریل امین علیہ السلام خاک پاک لاسے حکم ہوا کہ بہشت میں جاؤ اور دامن سے

تھوڑا کافور مشک و زعفران و سنبل مارا امین و آب سبیل و شراب نینم لاکر اس خاک
میں شامل کر دیا کہ اس تاجدار مخلوق کی کافور سے اتھوان اور زعفران سے رگ و پے
اور مشک سے خون سنبل سے بال مارا امین سے لب دندان آب سبیل سے نطق و غر
تسبیح سے جسد ظاہری بنایا جائیگا جبریل علیہ السلام تعمیل حکم از دی بجالائے کار
پر دازان تضاد قدر نے ایک قندیل نورانی اوس خاک مطہر و شیار مطہر سے مرتب کر کے
اوس نور کامل السور کو مانند درخش آب کے چراغ اوس کا بنایا پھر حکم ہوا کہ اے جبریل
اس گھر عالم افروز کو گرد و طبقات سموات کے اراکین عالم ملکوت پر جلوہ دے اور ندا کر کہ
هَذَا اُنْبِيَا حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ شَفِيعِ الْكَافِرِينَ يَتَن مَطَرٌ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ شَفِيعِ
کہ نبیوائے گنہگاروں کے جبریل علیہ السلام حکم خداوند تعالیٰ بجالائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَامِ عَلَى صَلَّيْكَ سَيِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درو خدا محمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

عزل

ہے ذکر خیر حضرت خیر الورا شروع	وصف رسول پاک ہو نام خدا شروع
کر تا ہوں ذوق دلے میں حمد و ثنا شروع	انجام ہو بخیر کہ ہے ابتدا شروع
قائم شہنشاہن و اہل نہ کیوں ہوں کہ یہ بیان	حال ولادت شدہ ارض سما شروع
یاں حجت الہی کا ہوتا ہوا اب نزول	کر تا ہوں ذکر بادر شدہ انما شروع
آما مری زبان پہ ہو ختم الرسل کا نام	ہو گا ہر ایک سمت سے صل علی شروع
رتبہ جناب پاک کا کفار پر کھلا	جسد م نزول سورہ طہ ہوا شروع
پایانہ تھا ظہور کہ خیل یہود مین	پیدائش حضور کا چرچا ہوا شروع

ہر آفت و بلا سے نجات و کول گئی
و درود پاک کو جسے کیا شروع
بعد ثبات زلف ہے مدح رخ بینی
واللیل اب تمام ہوا و افتتاح شروع

سب حاضرین مجلس خیر الوریین

کرتا ہوسد ناطق روح سر شروع

سائران کتب بھی و حال و ناقلان اخبار شاہ جو شخص مال مفسرین الی جائل فی اللہ
خولیفہ و محدثین والدائم بین الماء والطين حال ظہور حضور نور السور و فخر انبیاء و ائمہ
و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح گوش حق نبوش سامعین عاشق سلطان دین مین
پونہ پاتے ہیں کہ جب آفریدگار عالم و عالمیان کو پیدا کرنا اوس ذات والا صفات کا حسن
صورتوں مین مرکوز ہوا تب اپنی قدرت کاملہ سے قالب حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا اور
جبریل علیہ السلام کو خطاب کیا کہ امیر جبریل اس قندیل کو کہ ساقی عرش مجید مین آویزاں
ہو لانا اور اوس نور چرخ ارض و سما کو اوس قندیل مین سے نکال کر درمیان دونوں ہونے
آدم علیہ السلام کے روشن و نور کو جبریل نے حسب الارشاد اوس گوہر ابدار کو مانند آفتاب
پیشانی نورانی آدم مین چمکایا بعد روح کو قالب خاکی آدم علی بنیامین در آئینہ حکم ہوا
جو وقت اوس روح پر فتوح نے نور حضرت رسالت آب صلعم کا پیشانی آدم مین درخشان
دیکھا فی اللہ شائقان اوس قالب مین اگر شرف افتخار حاصل کیا ایک روایت مین آیا ہو کہ
نور صانع کو پشت حضرت آدم علیہ السلام مین امانت رکھا تھا جو وقت حضرت آدم علیہ السلام
کاشت بلخ نعیم فرماتے کل ملاک ملا علی بسبب تعظیم نور محمد صلعم کے پس پشت آدم کے
پہرے تھے حضرت آدم نے درگاہ باری مین عرض کیا کہ یہ لوگ میری پشت کے پیچھے
کیون رہتے ہیں خطاب ہوا کہ بے باعث تعظیم نور محمد صلعم کے پھر عرض کیا کہ خالق جل و علے

مجھے بھی اوس نور کی زیارت سے شرف فرماتے وہ نور کبھی انگشت شہادت مین نہیں
اوس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے کلمہ اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمدا
عبدہ و رسولہ زبان حق ترجمان سے ادا کیا اور اوس انگشت کو بوسہ دیا اور بعض
روایت مین انگوٹھے مین نور کا نقل ہونا اور حضرت آدم کا انگوٹھے چومنا آیا پھر خالق
اکرم نے حضرت حوا کو پیدا کر کے عقد حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے کیا اور فرمایا
یا آدم اشدک انت و زوجک الجنة کی فضا جنان و ساخت باغ غنوان مین رہنے
کا حکم ہوا اور حکم و کلام مین آدھا حیث فشتا کی لذت و عشرت اوٹھاتے تھے اور
منہیات سے باز رہنا و کفر باہذا الشجرہ کے اجتناب و احتراز کرتے تھے
اسی طور آدم و حوا کہ دنیا کے پانوں کے برابر ہوتا ہے گذر اکنا گاہ اقبال آدم علیہ السلام
زوال پر آیا اور شیطان علیہ اللہ نے حضرت حوا کو بکایا اور اوٹھون نے وہ پھل جسکا
کھانا تھ حضرت آدم کو کھلایا اعتبار ایزد و کعبہ و نوریت کمال و نور مین پر آکر اولا
انگی ٹہری شروع ہوئی جب شیب پیدا ہو چکا تب وہ نور آدم کو نقل ہو کر شیب کو
امانت ہو اسطرح پشت بہشت عبد المطلب پاک مردوں اور پاک عورتوں مین منتقل ہوا
رہا جب وہ نور کر است ظہور عبد المطلب سے حمزہ فاطمہ بنت عمرو عبد المطلب مین منتقل ہوا
اہل کتاب کے ہمیشہ دور و پیچہ آخر الزمان صلعم کر تھے اور استفسار کیا کہ نور کا کونسا ہے اس شجرہ
عبد اللہ پیدا ہوئے ان علماء اہل کتاب نے خبر دی کہ اس رات پر پیچہ آخر الزمان کہ
مین پیدا ہوئے یہود ہمیشہ قتل عبد اللہ پر زور گوارا حضرت صلعم پر کیا رہتے تھے
لکھا ہو کہ عبد اللہ تقدیر حسین تھے کہ بڑے بڑے امرا و سلاطین آپ کے داماد ہونے کی
تسکرتے تھے اور سزا و جہنم ان لہر جہنم و دھوشان لعنت جہنم اون کی آرزو

وصل بین جان وال فدا کرتے تھے ایک دن عبداللہ شکار کو صحرے بطحا میں تشریف
لیگے اور یہود کو خبر ہوئی وہ فرقہ ضلال مردم کثیر جمع کر کے بارادہ قتل عبداللہ شکار گاہ
میں پہنچا اتفاقاً اسی دن وہب عبد مناف زہری بھی اسی جنگل میں شکار کو گئے تھے
یہود مرد و زنانہ زہری بھی پہنچ کر یکبارگی عبداللہ کی طرف آئے اور ان کے قتل میں
بہت کوشش کی وہب عبد مناف نے مقتضائے عیست عربین اپنے ہمراہیوں کے
اون کے دفع کرنے کا قصد کیا مگر یہود بہت تھے اس واسطے ان کی ہمت نہ بڑھتی تھی ناگاہ ایک
فوج عالم غیب سے نمودار ہوئی کہ ہرگز دنیا کے لوگوں سے مشابقتی اہل گھوڑوں پر وار آسمان
زمین پر اگر اونھوں نے یہود نا بہود پر حملہ کیا اور سب کو ایک آن میں جہنم کو پہنچایا۔

عزل

نام احمد ہے مرے درد جگر کا تعویذ	ہے یہ تعویذ شفا بخش میسما تعویذ
ہو نقش جو سر عرش صلا تعویذ	ہو وہی نام محمد بیان میسما تعویذ
یہ وہ ہو نقش اسے کھلے یہ قدرت فی	کیا اس نقش کا موقوف ہو کھنا تعویذ
عرش پر نقش کیا نام محمد حق نے	واہ احوصل غلے خوب سے زبا تعویذ
نہ قلم پہلے اگر کلمت حضرت لکست	حشر تک تو نہ قلم سے کوئی لکھتا تعویذ
جگو پرواہ ہے تری کیا کہ گلے میں میرے	خاک پاک در احمد ہے سب تعویذ
دیکھ کر خاک مدینہ ہی دل کہتا ہے	اس سے بہتر تو جہان میں نہیں صلا تعویذ
خواہش ہر سلمان ہو جسے وہ جانے	ہو بیان نام شہ شرب و بطحا تعویذ
نقش احمد کہیں او کہیں صما کجا نام	سیری ہیکل میں مین ہوئے کیا کیا تعویذ

حمد اور ثناء کے مضمون جو رہے یہ ناطق

اپنا دیوان بھی ہو جائیگا گویا تعویذ

وہب عبد مناف نے جب یہ حال دیکھا سنجیدہ ہوئے اور قصہ صحرے کہ اپنی لڑکی بی بی آمنہ
کی شادی عقد عبداللہ سے کرونگا جب شکار گاہ سے گھر آئے سجال اپنی بی بی سے
کہا اور انکو عبد المطلب کی خدمت میں بھیج کر یہ پیغام دیا کہ میرے ایک لڑکی جو آمنہ نام
اوسکو عبداللہ سے منقہ کرنا چاہتا ہوں عبد المطلب نے خوبی صورت و پاکیزگی طہیت
آمنہ کی اپنی بی بی اور سوا اون کے اور لوگوں سے باریا سنی تھی اور قید کی عورتوں نے
بھی بالاتفاق احوال آمنہ کا اور قابلیت و لیاقت انکی عبد المطلب سے بیان کی فی الواقع
اوس زمانہ میں مانند آمنہ کے عقل مند ہو شیار صاحب جن و جمال عالی نسب والا حسب
نیاسات پاک طہیت کوئی عورت قبل ازل عرب میں تھی عبد المطلب اس نسبت پر بھی
ہوئے عبداللہ کو واسطے نکاح کے لیستہ ہوا شعب ابی طالب میں لیگے جب عبد المطلب
نکاح عبداللہ کا بی بی آمنہ بنت وہب سے کروا اسی رات وہ نور باسور و حرم ستر میں
منتقل ہوا لکھا ہے کہ جس شب بی آمنہ عالمہ زمین و دوسو عورتیں رشک و حسد سے
مگر کہیں اور وہ رات سین و نور زکیہ مسطورہ محمد یہ صدف حرم آمنہ میں قرار پایا بقول
احمد اوسط ایام تشریع شب جمعہ تھی اس واسطے امام حنبلی رحمۃ اللہ علیہ شب جمعہ کو شب
قدر سے بہتر کہتے ہیں عجب شب عالم افروز فرحت اندوز تھی کہ ملائکہ گروہ گروہ آسمان
زمین پر کتے تھے اور کہیں مین مزدہ ہا کہہ سنا تے تھے حمت الہی کا وہ نور تھا جہان میں
غلغلہ شادمانی نزدیک و دور تھا جبریل مین علم نبی لیکر حیرت انگیز آواز لگا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
و سبوح اللہ منشی تھا بالائے کعبہ ایسا وہ تھے دروازہ بہشت و اسے تمام فرشتے
زمین و آسمان کے خوشی مین آواز لگا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

کشتا تھے ملکون میں ندا دیتی تھی کہ عالم کو انوار قدس سے منور اور طرح طرح کی خوشبو سے
 مسح کریں داروغہ بہشت کو حکم ہوا کہ آٹھون بہشت کو آراستہ و پیراستہ کرے تمام آسمان
 وزمین میں بشارت دے گی کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کی رات رحم آمنہ میں قرار پایا قریب ہے
 کہ بعد تمام خیرات و برکات اور جامع جمیع کرامات و فیوضات اور سدا رہا عباد عالم و اصل
 اصول نصیح بنی آدم کا عالم ظہور میں جلوہ دہ ہوگا اور تمام عالم کو اپنے نور و بخششوں سے
 مشرف و منور فرمائے گا۔

غزل

فرش تاعرش منور ہے جہان آج کی رات ہے درود نبی کون و کان آج کی رات
 نعل جبرئیل ہے سلطان اہم آتے ہیں کرتا ابلیس جو فریاد و فغان آج کی رات
 اب یقین ہو کہ ہو جلد نزول قسراں کہ ہو مخلوق ہو احق کی زبان آج کی رات
 منہ کے بل کہہ کے بت آج ہو کوہین اوندھا کیوں پریدہ نہ ہو پھر رنگ تباں آج کی رات
 شوق میں کوثر و تسنیم بھی لستے ہیں ہوا آراستہ ہے باغ جنان آج کی رات
 خلعت کفر ہوتی دور زمانہ سے کہ ہے نصب کعبہ پر محمد کا نشان آج کی رات

الفاقات زمانہ سے ہے یہ بھی ناطق

پھر کہاں آج کا دن اور کہاں آج کی رات

آج وہ رات ہے کہ کلمائے جنان فرط شادی سے رنگ افراہن احوال کو فرط طہ کے
 حیران کن آتش و فخر و غلظت و ہوشیار محراب کی گروہ ہے انوار رحمت کا زمین پر نزول ہو
 غلامانہ احوال ہے جو ساعت پر صبح ہے دن تو دن رات کو عید ہے دن اس
 رات کا رشک نور و تماہ نورہ اوس شب کا شب افروز تھا عید ہوش تھے اس

غفلت سے فریاد تھے جو فریاد تھے وہ مارے خوشی کے بیہوش تھے تو طہا ہوا
 آپ ہنوز شکم مادر میں تھے جو آپ کے والدین گوار عبدالمعد نے اس جہان فانی سے رحلت
 کی پختہ ہو اوس رشک و ریم کی باعث افزائش مراتب تھی اور وہ عجائبات کہ قبل کی
 پیدائش کے وقوع میں آئے او نکوار ماصات نبوی کہتے ہیں انہیں سے ایک
 یہ کہ اوس رات کو شیطان کا تخت اونڈا ہوا گیا اور چالیس رات دن و لیل میں دریاؤں
 جگلوں میں سرگردان پھر ایمان تک کہ جا کر سیاہ ہو گیا اوس رات کو کوئی گھبراہٹ
 تھا کہ روشن نہ ہو و خوش و طیب روزِ نرسے چاند سے آپس میں بشارت دینے لگے کہ وقت
 ظاہر ہونے کی آخر الزمان کا نزدیک ہے جتنے جاوہر قریش کے گھروں میں تھے
 سب اوس رات گویا ہوئے اور محل آمنہ کی بشارت دی تھا سالی دو چوٹی پانی کی
 برکت سے برسا درخت سرسبز جاوہر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں
 کہ میں نے کوئی اذیت و تکلیف و پزیرگی طبیعت جیسی عورت کو نکو ہوتی جو نہ کبھی کوئی
 علامت مثل در و وضعف اور بوجہ کے بچہ ظاہر نہ ہوتی چہ نہیں تک مجھے معلوم نہ ہوا کہ
 میں حاملہ ہوں کہ صلح کل زمانہ حمل کا طو ہوا لاکھون عجائبات ہر روز ظاہر ہوتے تھے

غزل

نعل جو عالم میں رول دہ سرا آتے ہیں لو مبارک ہو کہ محبوب خدا آتے ہیں
 جتنکے آئینکی خبر و بی تھی تو ریت و زبور مژدہ باداب و شہ افرو صہ آتے ہیں
 ماہ و خورشید کو رہ نہیں جن کے آگے آج وہ مہر و ش و ماہ نقا آتے ہیں
 واسطے جتنکے ہوا ہر مژدہ عالم پیدا لو وہ شاہنشاہ لولاک لما آتے ہیں
 دین کل نبیوں کے ہو جلیکے بس اب شوخ ہیں کر آپ رسالت کی قبا آتے ہیں

جتنے گمراہ ہیں وہ راہ پر آجائیں گے
خضر بھی جسکے طریقہ کو کریں گے منظور
تنگ افلاس سے ہو گانہ زمانہ میں کوئی
اوج میں ہمسرا فلاک زمین ہوتی ہے
دہیں آتا ہو کسے جاؤں میں ج شہزین

آج کل لکھتا ہو حضرت کا قصیدہ ناطق

لے گا انعام شہزادہ دوسرا آتے ہیں

آمد آمد ہے بول المد کی

آمد آمد سرور دین کی ہو آج

پیشوا سے انبیا آتے ہیں آج

آمد آمد مجتبیٰ کی آج ہے

نور خاص کبریا آتا ہو بیان

سید کوئین کی آمد ہے یہ

مان شدہ لولاک یان کو تو ہر آج

آمد آمد خیر صادق کی ہے

ناز کرتی ہو زمین افلاک پر

ایک اک ذرہ ہو انور شہ ہے

آج نہر آتا ہے کوثر چاہے

بیلین ہیں تھیندے سخاوت چاہے

آمد آمد ہے شہزادہ کی

آمد آمد ہیروین کی ہے آج

رہنمائے انبیا آتے ہیں آج

آمد آمد مصطفیٰ کی آج ہے

گوہر عرش علی آتا ہو بیان

ناوی دارین کی آمد ہے یہ

لور بول پاک یان آلو ہر آج

آمد آمد صف ناطق کی ہے

چرخ ہر صدقہ برین کی خاک

آج میلاد نبی کی عید ہے

آہی ہو غلہ کی فہر فرما

آہی ہو غلہ کے چھو لو گئی بو

سرور ہے قمر لو گئی اک بہار
وہ ہیں فرلا نطفی سے ہیں شجر
گل ہر اک پھولا سما تہ نہیں
آج فردوس برین کے واہین در
انس اچھین و ملک میں شو ہے
ہے ترشح کب پلکے نور کا
ہے زمین کا فرش نور آگین تمام

تختہ صحر اہول ہے لالہ زار

ہیں زمین پر کچھ گئے شاخ و ثمر

نیم سے بھی ہے نکلتا انگبین

نوبت شادی ہے بچی گھر بگھر

شاد خوش و طیر و مار و مور ہے

تخت اوندہ ہو گیا فقور کا

بے فرشتہ نکاہر اک جا اڈھا

ایہ عاشقان نبوی دای شہناقان نقاسے صفوی وہ خورشید فلک رسالت اور وہ
ناہ پر سہادت اور جرج جہاہ و جلال اور وہ اختر تابندہ اقبال پیشوا سے ہر وہ
عالم خضر بنی آدم احمد نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم انبیا کے بچپن دن کے اجد
اور جلوس نوشیروان سے بیا لیس برس کے بعد اور زمانہ طوسی علیہ السلام کے چہ سو برس کے
بعد اور وفات سکندر ذوالقمرین سے آٹھ سو برس کے بعد اور زمانہ داؤد علیہ السلام سے
ایک ہزار آٹھ سو برس کے بعد اور زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار تین سو برس کے بعد اور زمانہ
ابراہیم علیہ السلام سے تین ہزار ستر برس کے بعد اور زمانہ طوفان نوح علیہ السلام سے چار
ہزار چار سو نوے برس کے بعد اور زمانہ آدم علیہ السلام سے چہ ہزار سات سو برس کے بعد اور
تالیف اس مولود شفیع ناطق سے تیرہ سو تین برس مشیر خاص اپنے کا شاہ فیض شاہ
میں ظہور اجلال فکر اور ممکن غیب سے عالم شہودین اگر سا گہر تر مت عالمی ہوا

استادہ ہر اک ہو بہر تسلیم

اسے شاہ رسل صلوة و تسلیم

تولد ہوئے سرور انبیا	تولد ہوئے شاہ ارض و سما
تولد ہوئے محمد بنادین	تولد ہوئے حجت العالمین
تولد ہوئے خاص رب وود	تولد ہوئے سعد فیض وجود
تولد ہوئے زینت ولفضا	تولد ہوئے مشاہد بدر الدجا
تولد ہوئے مرجع آخرین	تولد ہوئے سید لا وین
تولد ہوئے زبیر عرش عسلا	تولد ہوئے نور خاص خدا
شفیع متاع نبی کریم	تولد ہوئے خاص حق کے ندیم
قسیم جیم نیم اسیم	تولد ہوئے پیر رسول کریم
تولد ہوئے ناسخ ماسلف	تولد ہوئے صاحب لوح کشف

ماشاء اللہ ایسا بدستور افتخار سے تابان اور ایسا آفتاب عالم افروز شرق و غرب
ایزدی سے تابان و درخشان ہوا کہ دائرہ فلک الافلاک سے نقطہ مرکز خاک تک اور
سطح عرش معلیٰ سے فرش عنایک نام و نشان تبارکی کا باقی نر یا اور اس کے فیض غلوار
سے ظلمت کفر و عصیان کی نور ایمان و حسان بیدار ہو گئے۔

تضمین بقاعدہ سید برہان الدین علامہ صاحب شہید مرحوم و مطبوعہ

السلام ابو مریم برج انجمن	السلام ابو آخر جرج انجمن
السلام ابو گوہر تاج حسین	السلام ابو شمس عرش برین
السلام ابو آفتاب باد دین	السلام ابو آفتاب رین

السلام اسے سرور حقیران	السلام اسے مقتدر الشریان
السلام اسے شیخوہ عاصیان	السلام اسے قباہ برین و امان
السلام اسے دستگیر یکسان	
السلام اسے چار قدر و نہان	
السلام ابو حق تعالیٰ کے امین	السلام اسے صاحب جبل انجمن
السلام ابو سجدہ گاہ ساجدین	السلام اسے کعبہ جان حسنین
السلام اسے قبلہ گاہ اہل دین	
السلام اسے بادشاہ مرسلین	
السلام اسے پیشوائے دین رب	السلام اسے رونق بلوغ عرب
السلام اسے ابو العجب ابو العجب	السلام اسے احمد عالی نسب
السلام اسے بود عالم براسب	
السلام اسے خلق عالم براسب	
السلام اسے محل وحدت السلام	السلام اسے تاج کنت السلام
السلام اسے تاج جہت السلام	السلام اسے تاج شوکت السلام
السلام اسے شاہ عظمت السلام	
السلام اسے ماہ رفعت السلام	
السلام اسے جہانے اصفیا	السلام اسے دلریاے اکتیا
السلام اسے نور اقراسے ضیا	السلام اسے دلکشائے کنیا
السلام اسے پیشوائے انبیا	

السلام اے مقتداے اولیا	
السلام اے مہرین مہتاب علم	السلام اے شہر ایمان باب علم
السلام اے گلشن شاداب علم	السلام اے سدر آداب علم
السلام اے زبدۂ ارباب علم	
السلام اے قدوۂ اصحاب علم	
السلام اے رازدار بے نیاز	السلام اے سرور ملک حجاز
السلام اے پاک زمین و پاک باز	السلام اے بادشاہ سرفراز
السلام اے درو دل کے چارہ سار	
السلام اے خواجہ بیکس نواز	
السلام اے خاصہ رب قریب	السلام اے خلق کے مہر و سیر
السلام اے مالک تاج و سرور	السلام اے بادشاہ و پادشاہ
السلام اے غمزدون کے دستگیر	
السلام اے نادی روشن ضمیر	
عنزل	
احمد مصطفیٰ ہوئے پیدا	سورانیہ ہوئے پیدا
کنت کنز ہے شان میں جسکے	وہ شہنشاہ ہوئے پیدا
سہ و مانتعلق زبان جن کی	وہ رسول ہوا ہوئے پیدا
لا الہ الا جو اپنے جن کی ذات	اب وہ وحی حاصل ہوئے پیدا
افتاب ادا سبیل حسین	ماہ عرش عالم ہوئے پیدا

بدتر تا بان سورۃ واللیل	مطلع و انصحا ہوئے پیدا
قاب قوسین تخت ہے جسکا	ہین وہ نوز خدا ہوئے پیدا
جسکا عاشق ہو خالق کونین	آج وہ دل ربا ہوئے پیدا
شعلہ و جہان رسول اللہ	شہ بدر الدجا ہوئے پیدا
وہ سے ناطق ہو روح خزان جسکا	اب وہ ابر سخا ہوئے پیدا
ہزار ہزار شکر خدا سے عز و جل کا کہ اس نے ایسا حبیب خاص محبوب باختصاص اپنا مخلوق	
کی طرف بھیجا کہ جسکی ولادت کے باعث جنہا و شیاطین آسمان پر جائیے باز رہے اخبار	
اوسکے کاہنات قریش سے قطع ہوئے تیس تیس اوسکے مدسوں اور مجلسوں سے	
موقوف ہوئی ایک دن تمام بادشاہ روئے زمین کے گونگے ہو گئے تمام بیت منہ کے	
بل گر پڑے محل نو شیردان کا شوق ہو گیا اوسکے شوق سے تنگی آواز تمام شہرین پہنچی چودہ	
لنگریں اوسکے گر پڑے الغرض بہت عجائبات اویں شکوہ عالم میں ظاہر ہوئے کہ ناباکو	
بیان کی طاقت اور قلم کو تحریر کی طاقت نہیں	
اللہم صل علی الفضل وکذا	صل علی سید العرب والجمہ
ہو درود خدا	سور خلق مشاہد امجدہ
روایت مشہور ہے کہ ایک ایک پارہ ابراہیم الیگیا ملا کر ملا کر اس نے تمام عالم میں آپکے	
تولد و نیکی خوشخبری پہنچائی اور آپ سے وقت کیے ہوئے پیدا ہوئے جسکے پیدا	
آپ کی یہ روایت صحیحہ ہے بلکہ یہ جسکو اہل کہ رفاق المولد کہتے ہیں آپ خاص اپنے	
مکان موروثی میں تولد ہوئے ہیں آپ نے وہ مکان حبشہ ابن ابی طالب کو دیدیا تھا۔	
تنگی ہوا دیکھے پاس رہا بد و فاق حبشہ کے اونگی اولاد نے اوس مکان کو محمد بن	

یوسف یحییٰ کے ہاتھ فروخت کیا اور اسے عبد الملک کو دے ڈالا اور اسے تبرکاً اپنی مجلس
میں داخل کیا جب زمانہ مارون رشید کا ہوا تو او کی مان سے بیاس ادب و سکا کو
مجلس سے علیحدہ کر کے ایک سجدہ ملاوان بنوائی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْأَعْرَابِ	عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
ہو درود خدا محمد پر	سرو و خلق شاہ امجد پر

اتفاق اہل روایت کا ہے کہ سات روز کی والدہ ماجدہ سے پاک و وہ پلایا بعد از
ثوبیہ کنیز الہیہ نے پورے صدقہ تک اس خدمت سرمدی حاصل کی پھر طبرہ حدیہ کو نفیت
خلفے اور کرامت کبر اعطا ہوئی طبرہ حدیہ فرمائی مین کہ میری بہتان مین استدر بھی دوڑ
نقا کہ میرے لڑکیا کو کفایت کرنا چاہتا ہے بہت کمزور میں مراد داخلہ ہوا و بیاعت گرسنگی اور
بسیب کی دودھ کے میرا لڑکا لاغر ہو کر قریب مرگ پہونچا تھا اگر موت لی لی آمنہ کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور اونھوں نے اپنی حالت حمل اور وضع حمل کے عجائبات
مجھ پر ظاہر فرمائے اور مین نے حضرت محمد الرسول صلی علیہ وسلم کو واسطے دودھ پلانے کے آغوش مین
لیا فرط محبت سے ہتھ دودھ کی کثرت میری بہتان مین ہوئی کہ مین بیان نہیں
کر سکتی اور باعث برکت اوس جناب کے لڑکا میرا مرض گرسنگی سے شفا پا کر نہایت
لوانا ہو گیا اور وہ زبرد برکت میرے گھر مین النواح اقسام کی ظاہر ہوئی تھی دراز
گوش میرا جو لاغر و ناتوان قافلہ کے پیچھے رہتا تھا وہ ایسا تیز رفتار ہو گیا تھا کہ وقت
مراجعت بیت اللہ شریف سے تمام قافلہ کے آگے منزل پر پہونچتا تھا۔

منزل

حالی نے خدا آپ کی شہر طبرہ | تھی کیا ہی رسا مونسو تقدیر طبرہ

کیا اور سکو خبر تھی کہ یہ مین شاہ سرافراز
کیا دولت جاوید طبرہ کو ملی ہے
اس طرح کمان کینچی ہے تقدیر کی بھی کم
گھر اور سکا ہوا خانہ قدرت ہے سر
وہ دودھ ہوا اور طبرہ بھی ہوئی اور
لو کہ خدا کہہ سے لے آئی ہے گھر مین
کرتے تھے طبرہ کا ادب شاہ سرافراز
ہو گا جہان مولود رسول دو جہان کا

ایسی غزل ایک تو مینی ہی نہیں ہے
نا طبع ہے سے شہنگ کی تیسرے طبرہ

پہونچی ہے جب مرتبہ کو دانی طبرہ
ساتھ اوس کے ملک کہتے ہوئے صل علی
فضیلا مین غنی جنی مستحب مین ہوئی تو
بے محنت و محنت تھے دولت یہ ملی ہو
یہ احمد مختار مین یہ ختم رسل مین
یہ یوسف کنعان دو عالم مین ہر اک پر
ایسی ہوئی تھی مصلحت اوس شاہ کو لا کر
تا شتر ترا نام را دقت شہ مین
دیتا ہو جسے اس طرح دیتا ہو وہ خلائق

سید ہی ہوئی ادنیٰ تھی جو تیرے طبرہ
تھی خاک قدم پ کی اکیر طبرہ
میدان سے بھی ہے در تیرے طبرہ
زنجبیر ہوئی عرش کی زنجبیر طبرہ
نے وہ افر شہیرہ تا شہیر طبرہ
کس پہنچ کی ہے دیکھنا تھی طبرہ
اپس ہے تو واجب ہوئی توفیر طبرہ
لازم ہے وہاں آئے گی تفسیر طبرہ

دیکھ لو کمان سے ہے کمان کی طبرہ
کہ دی مین محمد کو جو گھر لانی طبرہ
کیا دولت کو مین ہے ہاتھ آئی طبرہ
جست ترے گھر حق نے ہے برائی طبرہ
دنیا مین محب چیز ہے یہ پائی طبرہ
واجب ہوئی ہے ان کی زینت طبرہ
تا رست نہ افلاس سے گھبرا ئی طبرہ
دارا کی چوٹی خاک ہے دارائی طبرہ
کھلی تھی حضرت سے شناسائی طبرہ

انگھون پہ بھائی کبھی سینہ نہ لٹاتی | کبھی تھی اونچیں خلق کی بیٹائی حلیمہ

دراغ غلامان شہنشاہ عرب ہے

ناطق کو ملی ہے سخن آرائی حلیمہ

حلیمہ سعیدہ فرماتی ہیں کہ جتنا کوئی مہینوں میں بڑھتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دلوغین ہوتے تھے جب قوت گویائی پیدا ہوئی تو اول آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ بکثرة قواہید فرمایا دہیسنے کے سن میں ناتھ ٹیک کر جھنوں کے بل چلنے لگے پانچویں مہینے بے سہا سے چلے نوین مہینے اچھی طرح بفصاحت باتیں کرتے گئے اور آپ دلوکون میں کبھی نہیں کھیلے ستر عورت اگر آپ کا کھلنا تا فرشتے چھپا دیتے تھے عباس ابن عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب تم حلیمہ کے پاس چلاؤ گے تو کئے تھے میں نے دیکھا کہ تم چاند سے باتیں کرتے تھے اور وہ تم سے کچھ کہہ رہا تھا اگر یاد ہو تو بیان کرو آپ نے فرمایا کہ میرے چچا میرا ہاتھ مضبوط داندہ گیا تھا میں اوس کے دروست رو یا چاہتا تھا پس چاند مجھے اشارہ کرتا تھا کہ اگر ایک قطرہ تمہارے انسو کا زمین پر گر گیا کبھی زمین پر سبزہ نہ جھیکا اوس کے کہنے سے میں نہ رویا اور اپنی ہمت پر رحم کیا عباس نے تعجب کیا کہ اوس عمر میں آپ نے اپنی ہمت کو کیونکر مٹایا آپ نے فرمایا قسم خدا کی شکم مادر میں میرے کلک لوح محفوظ کو سننا تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار پینچویں میں سے یا اپنے اپنی ہمت کو شکم مادر میں پہچانا ہے یا جیسی ابن مریم نے۔

اللہ مفضل بالفضل ولكن

اعلى الخلق قبيلا العرب والعجم

ہود و خد احمد پر

سرد خلق شاہ امجد پر

حلیمہ سعیدہ سے منقول ہے کہ آپ الکریم سے بیماری و شستی کو میوہ بجانے تھے

چار برس کی عمر میں مجھے پوچھا کہ میرا بھائی دن بھر کہاں رہتا ہے میں نے کہا کہ کہاں چرائے جنگل میں جانا ہو آپ نے فرمایا کہ کل میں بھی اوس کے ساتھ بادشاہ میں ہر چند مانع ہوئی مگر نہ مانا لاچار ہو کر قبل طلوع آفتاب نہاد دعا میرا ایک ہاتھ دیو یا نی کا حفاظت کیلئے لگے میں ڈاکٹر اپنے فرزند کے ساتھ جانتی اجازت دی چند روز آپ اسی طرح آئے گئے ایک دن میرا لڑکا ضمیرہ نام دوپہ کو جنگل سے آیا اور مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلاف ہو گئے اس کے سننے ہی میرے ہوش و حواس اڑ گئے تمام عمر میں ڈیڑھ سو ڈھک رہا ہے پڑ پڑ گئی آپ کو وہاں صبح و سالہ پایا میرے دم میں دم پایا پیر کر کے حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ دوش اس کے میں اسے ڈر کر بھاگا اور خون سے مجھے گرا دیا او سینے سے ناف تک میرا پیٹ چاک کر ڈالا اگر مجھے درد نہیں معلوم ہوا پھر میری آنتیں نکال کر پیسے پانی سے دھوئیں کہ برف سے زیادہ سرد تھا اس طرح سینے دکھ ہو گیا اور سیاہی دور کر کے ایسی چیز اڑکی جگہ جھڑک دی کہ اب تک اڑکی سرخی و خوشی و روشنی اپنے دل میں پاتا ہوں راوی روایت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ شق صدر کا اکی بار وقوع میں آیا ایک جیسا بیان ہوا دوسرا اس برسی عمر میں تیسری مرتبہ قریب نبوت چوتھے شب مراجع میں حلیمہ فرماتی ہیں جب یہ معرکہ گذرا میرے خاوند اور چچا ان کے کہہ کہ اس لڑکی کو اسکی مان اور داد اس کے پاس پہونچا دو میں اونچیں لڑکی کو ملی جب قریب پونچھی ایک جگہ اونچیں بھاگا کر طہارت کیواسطے گئی جب فارغ ہو کر آئی اوس مقام پر نہ پایا مال گریہ و زاری و غلظت و بقراری میں عبد المطلب کی خدمت حاضر ہو کر مال واقعی گذاش کیا وہ تدار لیکر روٹھے اور گوہ صفایہ سے یا آل غالب لکھ کر بکرا اور بکریں جمع ہوئے اور بکریں لگا کر بکریں نہ پایا اب اپنے بعد طرف

کعبہ مناجات درگاہ رب عزت میں کی آواز آئی کہ محمد صلعم تھامہ میں میں مانج نہ ہو
 آپ کو مانند مہر تابان کے پایا اوس زمانہ میں عمر آپ کی چار یا ساڑھے چار برس کی تھی
 عبد المطلب نے ام اکمل کو جو آپ کے والد کی کنیز خاص تھیں آنحضرت صلعم کا اتالیق مقرر
 فرمایا جب آپ کا سن شریف چھ یا سات برس کا ہوا تو آپ کی والدہ ماجدہ منجہ ام اکمل کے
 اپنے عزیز واقارب سے ملنے کیواسطے مدینہ طیبہ تشریف لی گئیں ایک مہینہ اودان بن
 جب واپس پھرین منزل البواہن کو وہ بستی مدینہ کے نزدیک ہے داخل ہوئیں
 اور بتلا سے امرض شدید ہو گئیں ایک روز حالت برہوشی سے افاقہ پا کر جو آنکھ کھولی
 تو آنحضرت صلعم کو اپنی بائیں پر شمشیر پایا آپ کی طرف دیکھ کر گویا ہوئیں کہ جو دنیا ہو
 وہ پرانا ہونا ہوا ہے اور جو زندہ ہے وہ مرنے والا ہے اگر میں مر جاؤنگی تو نام میرا ان
 رہ گیا کیونکہ محمد صلعم جب سافرند دنیا میں چھوڑتی ہوں یہ کہہ کر جان بحق تسلیم ہو گئیں اور
 اوسی منزل میں دفن کی گئیں ام اکمل کو کہ میں لائیں اور عبد المطلب کے سپرد کیا
 عبد المطلب نے وقت وفات کے اپنے آپ کو ابی طالب والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چہرے
 اللہم صلک بالفضل والکرم علی محمد سید العرب والجمہ

ہو و روخند احمدیہ

سور خلق شاہ امجدیہ

بعد وفات عبد المطلب نے ابی طالب نے حسب وصیت اپنے پدر بزرگوار کے پرورش
 و پرداخت حضرت سرور کائنات صلعم کی بدحوشی و ولداری جیسی چاہتے ویسی کی بلکہ
 بسبب مشاہدات عجائبات کے کہ قبل نبوت اوس فقر و نیاز و دین سے سرزد ہوتے تھے
 ابی طالب نے کہا بچے چاہتے مگر آگے بڑھ گئے شہر کے اکثر قصاصد آپ کی طرح میں
 نے کہ وہ کتب میرین مرجہ میں رہے ابی طالب آپ کو اپنے کنار عافیت میں رکھتے

دم بھر ملحد نہ کرتے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور اپنی خواجگاہ میں سلاتے اپنے
 ہمراہ مجلس محفل میں لیجالتے ابی طالب بباعث کثرت اولاد کے نہایت تنگدست
 رہتے تھے لیکن جب بھی طعام قلیل ہوتا آنحضرت صلعم اپنا دست مبارک اُسکو لگا دیتے
 بدرجہا زیادہ ہو جاتا سب گھر والے سیر ہو کر اُسو دگی حاصل کرتے ابی طالب بیان
 کرتے ہیں کہ ایک روز کسی مقام پر میں نہایت پیاسا تھا اور پانی ملنے کی کیس کوئی
 علامت نہ تھی آنحضرت صلعم میرے سلسلے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے آپ کی اٹریو نہیں سے دو
 چشمہ مثل دودھ کے جاری ہوئے میں نے وہ پانی پیاسا شدہ شربین تھا کہ کچھ بھی لیا پانی
 نہ ملا۔

عند

نہ غرض غلہ سے ہے اور نہ چین سے مجھ کو	عشق ہے روضہ سلطان دین سے مجھ کو
زلف سر دارد و عالم کا میں دیوانہ ہوں	کام ہلا نہیں ہر مشک فتن سے مجھ کو
شوق ہو دشت نوردی مدینہ کا مجھے	گھر سے الفت نہ ثبت ہر وطن سے مجھ کو
صداق القول نبی ہو جو خدا و سکا ہوں	کیون تنہا نومرہ مشکین سے مجھ کو
گل خسار بول دو جہان سے ہو عشق	نہیں الفت ہر کسی غنچہ دہن سے مجھ کو
راستہ میں جو مدینہ کے میں ہو جاؤں فنا	حار غلہ کی بو آئے کفن سے مجھ کو

میں ہوں شیدا سے نبی اور وہ ملاح رسول

عشق کیونکر نہ وفا طبع کے سخن سے مجھ کو

نفسہ سچان مضامین و معانی و سرود سراپان ساز خوش بیانی فراشان الفاظ طرب
 انگیز و شادگان عروس حروف توخیر مثل افروزان ذکر محفل و شادی و جلوس و ہنگام
 عروسی و دامادی فرش قرطاس پر قلم کا اس طرح مسطور شاہدہ گرتے ہیں کہ

جب سن شریف حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب چھ برس کے پہنچا ابو طالب فقیر و
 اور ضعف و بی طاقتی سے نہایت مشوش ہوئے اس اثنائ میں عائکہ بنت عبد المطلب
 بیھولی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے بھائی ابیطالب کے گھر آئیں بعد ذکر و افکار کیا اے
 بھائی اس لونہال باغ زندگانی اور اس شجر روضہ کامرانی یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ
 وقت آیا جو کہ کسی لونہال بار آور سے چونکہ کیا جائے اور اس آفتاب دل افروز کو کسی
 ماہ تاب عالم تاب کے ساتھ بیت الشرف از دل و جبین دیکر مقرر کیا جاتا ہے ابیطالب نے
 کہا اے برگزیدہ روزگار میں اس فکر سے ہرگز غافل نہیں مگر کیا کروں غیر قوم کے راجہ
 معذور اور قوم کے ضابطہ سے ہمقدور سا اہل سال گزرتے کہ تنگی حاش نے لذت زندگانی
 کھودی غلطی نے کتنی ملامت کامرانی بجز جو میں ڈوب دی عائکہ نے کہا کہ میں نے ایک
 بات تجویز کی ہے اگر تمہاری ضمانندی ہو تو اوس میں کوشش کروں ابی طالب نے کہا
 وہ کیا ہو عائکہ نے کہا میں نے سنا ہے خدیجہ اپنا مال تجارت کیوں سے شام کو بھیجا پاتا
 ہیں امین بادینت کی تلاشی ہیں ابی طالب یہ سنکر بہت روئے کہا اے بہن کہی نے
 ہماری برادری میں سے مزدوری نہیں کی نہیں کیوں کہ اپنے عزیز و قریب میں سے مزدوری
 کرنا روا رکھتا ہوں پس ایسے اپنے نوزیدہ ہلکے گوشہ کیوں سے کیوں کر ہرگز کروں
 لیکن بکرم انصاف و سخاوت تم جاؤ خدیجہ سے اسکا مشورہ کرو اے حاضرین
 ابی بنی خدیجہ رضی اللہ عنہ عرب میں بڑی زمینہ تحصیل حسن و جمال میں طاق کثرت مال
 احوال علم و فضل میں بنیظیر فاق بادشاہ و روسا قریش اوسنے ازواج کو آمادہ کر دہ
 اپنے خمر کے انتہا کے بعد سوائے عبادت الہی و مطالعہ کتب سادہ کو ریت و غیرہ کے
 کسب و خیال میں تھیں انہیں و لونہال خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا تھا کہ اچھا

آسمان سے اگر میرے گھر میں گرا اوسکے نو نے میری بغل سے ٹکڑا تمام مال کو روشن
 منور کیا جب خواب سے بیدار ہوئیں ایک شخص کو واسطے دریافت کرنے تعبیر خواب کے
 بھیجا ہر کے پاس بھیجا راہب نے اوس خواب کی تعبیر بیان کی کہ بغیر آخر الزمان
 جو پیدا ہوئے ہیں وہ ٹکڑا اپنے کلح میں لائینگے اور تمہارے پاس اوپر نزل
 دہی ہوگا تمام عالم اوسکے دین کی روشنی سے نورانی ہو جائیگا اول سب سے تم ہی
 اوپر ایمان لادگی وہ پیغمبر تمہارے قرابت دار و شے ہیں خدیجہ تعبیر اپنی خواب
 کی سنکر شکر خدا سے عزم بجا لائیں اور اوس دولت و رحمت نامتناہی کے ظاہر
 ہونے کی ہمیشہ منتظر رہتی تھیں کہ ناگاہ عائکہ آئیں خدیجہ نے اون سیدہ کا اپنے گھر آنا
 بڑی دولت و مساوت سمجھا اور یہ اعظم لوازم مہمانداری بجا لائیں بعد ازاں سبب
 تشریف آوری دریافت کیا عائکہ نے کہا جیسا وغیرت قوم کی حقیقت حال سننے سے
 مانع ہو مگر مشیت ایزدی و ضرورت عہدی باعث تجسس ہر امر کا ہوتا ہے ٹکڑا معلوم ہو
 کہ میرے بھائی عبد المرحوم کا ایک لڑکا نیک و صالح محمد نام بھائی ابی طالب کی
 سپردگی میں ہوا وہ فضل الہی سے جوان ہوا ابی طالب بسبب تنگی دستی دینی و دنیوی
 مزدوری کے اوسکی خانہ آبادی یعنی شادی نہیں کر سکتے سنا گیا ہے کہ قافلہ مکہ سے
 روانہ ہوا چاہتا ہوا اور ٹکڑا دار و عہد امانت دار کی ضرورت ہو اس خیال سے تمہارے
 پاس آئی ہوں کہ اوس فرزند دلبند کے تم کوئی کام سپرد کرو تاکہ ہم سب بنی ہاشم تمہارے
 منون منت ہوں خدیجہ کو اس بات سے بھلا اپنے خواب کے راست جو تنگی آمد ہوئی
 کہا اے سیدہ قریش سے میں نے تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے دیانت و امانت میں کوئی شک
 ہر نبی و امین و اخلاق و کمال نبیین انکی براہین

عَنْ

انا قیامت جو لکھیں گل جن و انسان تعریف
کیا لکھیگا کوئی چہرہ خوشہ زیشان تعریف
وہ دہن آپ کا ابو صل علی صل علی
سراقدس سے روان دوش مبارک پیمان
قلب وہ قلب جو کوثر سے کنی بار دھلا
سیرت کو جو حدت شب معراج گئے

آرزو یہ ہے کہ جنت میں پہونچ کر ناطق
آپ کو پڑھ کے سنائے شہ زیشان تعریف

وقت رخصت ہو گیا کہ آپ محمد صلیم کو میرے پاس بلالین تا اون کے
دیکھتے تھے جگو اپنا اطمینان ہو جائے کہ گھبانی مال دھگری قافلہ آتے ہو کیلکی
نہیں یہ سکا تاکہ اون کے بلانیا گئیں بیان حدیث کے اپنے مکان کو بہ فرش
فروش آراستہ کیا اور سند جلال تکیہ پر تورت سانسے رکھا ایک پر وہ باریک
آویزان کر کے آپ کی منتظر بنیں اور کہہ دیا کہ محمد صلیم جو وقت لائیں اونکو صدر
کہ حامدین اور اراکین کے بیٹھنے کی جگہ پوچھنا اس اشکائیں آپ ہمراہ تاکہ تشریف
فرما ہوئے حدیث کے تیل و تکریم حلال مناسب شان ادا کی اور تورت سے جھٹکے
پنیر ان عالیہ شان دنی ان الزمان کو آپ کے بشر و مطہر کے مطابق کیا جمال
آرا اس جناح طر کوئی و عبادت تورت کے برابر بلایا ہوا حدیث کی تعریف
دل خوشی سے ہاتھ اٹھ ہوا اور چہرہ سے نور کا آئین شوق سے روشن

صک انہ صر حنون باوقایہ کہہ خاموش جو کین اجرت سفر کی گفتگو میان آتی
سب ہنسا تاکہ دو اونٹ سفر کی اجرت قرار دے الی جناب رسول اللہ صلیم ہجوم
کی نگرانی سے شرم گین از حد اور ملی لیا خود بخود کو بہتری انجام سے غمی لاکھ
اللہ صلیم بالفضل والکریم علی سید العرب والنجود

ہو درو خد محمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

مولیٰ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام تھا میرے نام سب کا رو بار اور سارا مال
اسباب او سکی سپردگی میں رہتا تھا او سکو ایک غلامت قیمتی اور ایک شرمین لہانہ
یراق شامانہ دیکر حکم فرمایا کہ اسے جہانک رسا دے کہ اپنے بھائی کو پہونچائے جائے
وہانک مہار اونٹوں کی عمر صلیم کے دوش مبارک پر رکھنا اور جب یہ لوگ واپس کہ
کو چلے آئیں تو یہ غلامت فاخرہ اوکے گنبد و غلامی کو پہونچا کر اس شرمین پر سوار
کر کے مہار ب اور ٹوٹی اپنے ہاتھ میں لیکر بندہ دارا دئی خدمت باریکست میں چلنا
اشکائے راہ میں اونکو اپنا مالک و آقا سمجھنا غریب و فروخت میں بغیر انکی اطلاع تعریف
نہ کرنا دن رات غلامت گزاری و دل داری میں متحرک رہنا اور طبع صحیح و سالم اونکو بھرتک
پہونچانا اگر میرے کہے پر عمل نہ کیا اور انکی حفاظت و ضاجوئی نہ نظر کیے گا تو اس کے
صلہ میں خلعت آزادی پائیے گا میرے سب حکم بدل منظور کیے قافلہ کہے روانہ ہوا
جب وہ لوگ ہو قافلہ کے رخصت کرنا گئے تھے واپس آئے میرے حسب الحکم انکی
آقا سے نامہ حضرت محمد صلیم کو دہی خدمت فاخرہ پنا کر اسی شرمین پر سوار کیا اور
خود غلامی مانتے کہ سب یہ آپ کے ہر کلاب ہوا البوجل و عتبہ شیبہ حضرت صلیم کے
دشمن و حاسد اس قافلہ میں شریک تھے میرے کہنے لگے کہ میں تم کو چاہتا کہ

لو کیف در کثرت سخت کام سفر کے لینا چاہئے میرے اونکو چھڑک دیا منقول ہے
 کہ خیر بن حکم سلم غریبہ کے رشتہ داروں میں تھے اس سفر میں وہ آنحضرت
 صلعم سے نہایت شفقت پیش آئے ایک خط جدا ہونے آپکی ہمراہی میں اکثر
 سہرات کا ساتھ دیا وہ شہرہ کیا منبر اونکے ایک بار و اونٹ بیاعت تکان راہ کے
 ایسے بی طاقت ہو گئے تھے کہ جنبش و شوار تھی حضرت صلعم نے اپنا دست مبارک اٹھ کر
 پھیر کر دیا کہ وہ نہایت زور و رو ہو گئے کہ تمام قافلہ کے گے جاتے تھے علیٰ ہذا القیاس
 جو صورت سفر کی قافلہ کو پیش آتی بہ برکت آنحضرت صلعم کے اہل قافلہ اوس سے بچا
 پاتے جب قریب بصرہ کے پہونچے ہجیر اراہب مرحک تھا اور منظور اراہب جدا و تھکا
 کا منہم تھا اراہب علامہ انصار ابن انجیل کا بہت بڑا عالم و حاکم تھا حضرت صلعم ایک
 درخت خشک سے ٹکیر دیتے تھے وہ درخت مبارک کی برکت سے سرسبز ہو گیا تھا۔
 منظور اراہب نے اپنے جدا و تھکا سے درخت خشک کے سرسبز ہو جانکی کیفیت
 دیکھی کتاب اوٹھا کر صفحہ میں پیچہ آخر الزمان مطابق کر کے قریب آنحضرت صلعم کے
 آیا قد ہو ہی بجا لایا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آپکے اشتیاق میں ہجیرہ سکونت
 گزین ہوں شکر اوس خدا کا جسے حضرت علیہ السلام کو انجیل عطا کی آج اپنی مر
 پائی اب قصد کیا گیا ہے میری طرف اشارہ فرمایا اوسے کہا کہ ارادہ ملک شاہ
 کا ہو منظور اراہب نے کہا ہرگز شام کا قصد نہ کرنا یہ تمہارے ساتھ ختم الانبیاء صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں یہ وہاں کے دشمن جانی ہیں تمکو احتیاط اس بات کی بہت چاہئے اوس
 پادری کے کہنے سے میری غریبہ سفر شام سے باز رہے اور بصرہ میں اپنا مال فروخت
 کیا بہرکت آنحضرت صلعم کے اور سال کی نسبت اس سال تجارت میں بد مصیبت

نفع پایا اور مکہ کی طرف مراجعت کی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہو در و خدا محمد پر سر و خلق شاہ امجد پر

جب مکہ معظمہ چند منزل رما دستور تھا کہ مقام مر الظهران سے ایک شتر سوار
 بی بی خدیجہ کے کوٹہ شجرہ صحت و عافیت قافلہ قبل در و قافلہ کے پہونچا تا تھا
 مقام مکہ سے تین سائہ روز کا راستہ ہوا سو وقت مکہ سے لوگ استقبال کر کے قافلہ کو
 لاتے تھے شتر سوار اس خبر رسائی کے صلعم میں ملکہ خدیجہ کی طرف سے انعام و اکرام پایا
 تھا اس منزل پر میری کو تلاش ہوئی کہ خبر رسائی کو کسے جانب مکہ بھیجا چاہئے
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا گیا آپ نے فرمایا آنحضرت صلعم کو بھیج دو انہیں
 وغیرہ مانع ہوتے اور حجت پیدا کی کہ آنحضرت صلعم رہتے واقف نہیں ہیں حضرت
 صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ رہو وہاں میں مکہ کی راہ نہ بھولیں گے میرے بھی اس
 بات کو پسند کیا اور کہا کہ آپ کے باعث ابکی سفین مال سے نفع بہت پایا جو کس
 انعام کی مستحق بھی آپ کی ذات خاص جو القصد آپ روانہ مکہ معظمہ ہونے اتفاقاً
 آپ پر غلبہ کیا اور شتر پکارا سے بہک گیا جبریل علیہ السلام نے حکم خدا اور انکار
 سراہ لایا یہ سارا قصہ تفسیر آیہ اللہ یجذبکم فاقولوا وی ووجدکم ضالاً فاصحبکم
 ووجدکم لک عاکلاً فاصحبکم میں وجہ بیان تو آپ اس طرح رو بہ تھے اور وہاں
 ابی خدیجہ اوس شجرہ ختم کچک کی باؤں مضامین اس قسم سے دل و تہذیب منزل
 کو فرمے فرمائی تھیں

ان میں مولف بغزل اہل حرمہ اللہ علیہ

چون سایہ شوم قامت رعنائی تو بوسم
ای خاک کف پای دل آرائی تو بوسم
بوسم بہ قبا دامن زیبائے تو بوسم
خوش آنکہ تو باز آئی و من پائی تو بوسم

در سجدہ فتم خاک قدمائے تو بوسم

ہر جا کہ تو رحمت گل رعنائے گرفتی
ہر جا کہ تو جاس قذریبائی گرفتی
ہر جا کہ تو منزل فلک آراے گرفتی
ہر جا کہ تو روزے نفسے جانی گرفتی

آنجا روم و سجدہ کنان جانی تو بوسم

کوئے تو خوش کنم دلالت و گل را
رنگ تو خمیر کنم دلالت و گل را
بوئے تو عطس کنم دلالت و گل را
روئے تو تصور کنم دلالت و گل را

در بہت خسار دل آرائی تو بوسم

ہر جان و دل آشفتم و منون سر خوش
ہر خور و کلان عاشق و منون سر خوش
والدیم پر زب دھپ موزون سر خوش
ہر جا کہ غزالست جو مجنون سر خوش

در آرزوے نرگس شہلاے تو بوسم

افتم بہ پیش تو آن شاہ بتانے
من ہیج و کم اندیش تو آن شاہ بتانے
من ناطق و دریش تو آن شاہ بتانے
من اہلی درویش تو آن شاہ بتانے

دستی کہ بوسم بہ تمنای تو بوسم

ایک روز بی بی خدیجہ در سچے کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شتر سوار صبار قنار شلج دہا
چمنستان کو سفر میں داخل ہوا اپنے دربانوں سے دریافت کیا کہ اس گری میں شلج
آفتاب دشمنان یہ کون شتر سوار ہے جس کے سر پر ایسا کراہا ہوا دنوں نے دست
عرض کیا کہ او ملکہ عرب یہ محمد صلعم ہیں اس حصہ میں اپنے خود درو و جلال فرمایا

اور عرضی میر کی بی بی خدیجہ کو دی اور میں لکھا تھا کہ ابھی سال بہ نسبت سال
سابقہ مال میں بہت نفع ہوا اور قافلہ نے صحیح و سالم مراجعت کی اور یہ سب محمد صلعم
کی برکت کا باعث ہے باقی حال حاضر و کور عرض کرونگا بی بی خدیجہ یہ سب خوش
ہوئیں اور شتر سوار و راق شائمانہ آنحضرت صلعم کو نذر کیا اہل کہ قافلہ کو تنصیحا
کر کے لے راوی لکھتا ہے کہ جہاں سے میر و نے آپ کو جانب کردا کیا تھا وہ
جگہ مکہ سے تین روز کے فاصلہ پر تھی مگر آپ نے وہ راستہ اس جلدی ہو گیا کہ اہل مکہ
اہل قافلہ سے کیا یہ یقین ہوا کہ آپ اہل مقام سے باین عجالت داخل مکہ ہو گئے
اور یمن زور روی قافلہ میں پہونچے جب باہم اہل قافلہ داخل مکہ سے دن اور وقت
کی تحقیق کی گئی تو یقین کامل ہوا کہ اوس مقام سے اتنی جلد کہ یمن پہونچنا اور قافلہ
میں جانا یہ بھی ایک معجزہ تھا۔

اللہم صل علی الفضل والکدر
علی العبد سید العرب والعجم

ہو در و خدا حمد پر
سرور خلق شاہ امجد پر

سفینہ بنت مہینہ سے مروی ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت دانا و ہوشیار و عاقلہ
فاصلہ عورت تھیں جب انھوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی غربت و کراہت و صدا
میں خوب غور کیا تو آپ کی محبت و الفت اونسے دل صفا منزل میں غلبہ آور ہوئی اور آپ
بہراہ آرزوی ہم عقدی نے غماط اقدس میں جگہ پائی نفیسہ دستی ہیں کہ یمن ہمیشہ سے
ہمراز و ہم نشین بی بی خدیجہ کی تھی ایک روز مجھے اس طرح ظاہر کیا کہ اسی نفیسہ کی جانب
ہوتا اگر خورشید آسمان عزت و جلال اس ذرہ بے سال پر شام ظلم ہوتا اور کہ
فاشانہ کو اپنا جلو غافلہ فرماتا جب یمن اونسے خطاب اگاہ ہوئی تو اس امر میں ساعی

خاطر خواہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے خداوند عالم ہمارے مال و مالمان و اموال بکھڑا کر دیں ان کو نکاح کر دینے کو تا امر مانے ہو آپ نے فرمایا غلطی
 ہیقتوری میں نے عرض کیا اگر کوئی عورت نیک طینت پاک منزلت حسیہ و جلیل
 صاحب مال و منال اشرف خوش اوصاف تمہاری قوم سے ہو تو آپ قبول
 فرمائیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نال کر کے فرمایا ایسی کون عورت ہے میں نے کہا بی بی خدیجہ
 بنت خویلد آپ نے فرمایا میرا وہاں پر و کار سوا می ایزد و غفار کون ہو میں نے عرض کیا
 اگر ارشاد ہو تو میں بھی دو کوشش کروں آپ نے فرمایا کیا مضائقہ ہیں میں اوسی وقت
 خدیجہ کے پاس گئی اور رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی پہنچانی بی بی خدیجہ
 بہت خوش ہوئیں ساعت نیک مقرر کر کے عمر بن اسد اپنے چچا کو اور ورقہ بن نوفل
 اپنے چچا زاد بھائی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بھیجا کہ فلاں دن و فلاں وقت جس
 کیلئے ساتھ مناسب ہو قدم رنجہ فرما کر سر بلندی عطا فرمائیے پس ابوطالب چچا آپ کے
 اس سبب کہ آپ کے پاس پوشاک عروسی تھی اور کچھ زر نقد بھی خرچ کیواسطے تختہ انتہا
 سراپہ و عکین تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی گوشت تیار کرنا گاہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ تشریف لائے باعث ملال کا دریافت کیا آپ نے اسے تمام کیفیت بیان کی ابو بکر
 صدیق فرمایا خوشی سے ہنسے اور عرض کیا کہ عبد المطلب داد آپ کے ہزار اشرفیان اور
 چند کپڑے قیمتی میسر ہو کر گئے تھے اور وصیت کی تھی کہ جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت
 ہو وہ دینا چنانچہ وہ سب موجود ہیں اور میں چند کپڑے سے ہوئے بھی ہیں یہ سب کپڑے
 گھر گئے ہزار اشرفیہ نما توڑا اور میں کپڑے نفیس کہ ہر اک پانسو دینار کی قیمت کا تھا
 سے لے کر اویس وقت بی بی خدیجہ کے بھی ایک خاتون شایانہ آپ کے واسطے بھیجا آپ نے

فرمایا کہ میں ابو بکر کے کپڑوں کے آگے کیسے کپڑے نہ پہنوں گا لگتے ہیں کہ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ نے عبد المطلب کا نام ہو اٹلی لیا تھا کہ آپ اوسکو حسان بھکڑے قول نہ
 فرمائیں گے ورنہ حققت میں وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہی پوشاک
 پہنا کر ابو طالب و حمزہ وغیرہ اپنے چچا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے
 ہمراہ لیکر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور ملا کہ بی بی خدیجہ
 نے بھی اپنا گھر بادشاہانہ و عروسانہ آراستہ کیا خواں زرد و جام کے بھر کر آپ کے سر
 اقدس پر نشا کر کے واسطے خواصوں کے ہاتھوں میں دیے ابوطالب بھی سب خوش و
 اقربا اور قریش کے رئیس و کوج جمع کیا اور خطبہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نصاحت و بلاغت
 پڑایا اور بی بی خدیجہ کی طرف سے اونسو کچھ چار دھائی ورقہ بن نوفل نے اوشکر خطبہ نکاح
 پڑایا پس دونوں طرف سے ایجاب قبول ہوا پانسو درہم پانچ سو مثقال طلائی برہنہ ہوا
 ابوطالب نے ولیمہ میں ایک اونٹ ذبح کیا اور کھانا تمام روستا قریش میں بکاتو کر کھالایا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفَضْلِ وَالْكَوْثَرِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

ہو در و خدا محمد پر سرور خلق شاد و امجد پر

تہیت

یہ عروس احمد مختار مبارک ہو	عقد یہ اسے شہ ابراہ مبارک ہو
نہانی مریم دین دار مبارک ہو	یہ دامن وہ ہے جسے پیچھا اللہ سلام
دونوں میں خاصہ غنا مبارک ہو	الک فائدہ ہو تم اور یہ سر دار جنان
بے حد اس دور و دیو مبارک ہو	ہر طرف سے چلی آتی ہے نوید بخت
اگر خنی اب بخوش ادا مبارک ہو	شمالان جب کا نہ کو وہ دامن دی ہو

پاس اس بی بی کے آنگلی تھیں وہی خدا
تکواس شادی سے ہر روز خدا کا شادی
وہی ہر روز اللہ کے مبارکبادی
سب سے پہلے انھیں دین کا پکا پونچا نیکار

میرے آقا دین خدیجہ رحمہ اللہ ناطق
دی ہو خالق نے یہ سرکار مبارک ہووے

حلیہ شریف منقول ہو کہ سراقہ اس سرور فرماں اللہ و ملائکہ فیکون علی النبی
کا بڑا بد جہا اعتدال کہ دلیل فرمے عقل و قوت دماغ ہر بال ہیشال نہ بہت نرم نہ بہت
سخت نہ مثل اہل حبش پیچیدہ نہ مانند شہ سوزن کشیدہ کاکل مشکین سیاہ نہایت
خوشنما بغایت دولت شانہ تابروش در میان گوش بے قصد وہ مانگ سیدھی نکلی تھی کہ
کشتان سے اپنی کجروی نہ بچا تھی زمانہ حج و عمرہ میں وہ کاکل فدای سراقہ
تھے در ہمیشہ شوق کے پیش و پس تھے پیشانی اوس پیشانی سنجہ اللہ اکبر
پیشانی کی منور و کشادہ و خوشنما کی میں آفتاب عالم تاب سے زیادہ چین چین شوق و فخر
پیدا ایک بہر نبوت پرکھی چاند ہوید اہمال آبرو کے عشق میں قوس و قزح زار و خیف
استقرار بار یک و لطیف ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اوس سے عبارت
و ما تھن لا یؤتیہ قد حک ربہ الشک کی صاف دعائیت ازبہنی تا آخر گوش چشم کشیدہ
ماندہ کمان کشیدہ تہر و چشم اوس چشم و چراغ عالمیان کی بڑی خوشنما کو جسکے روبرو زنگ
شمارہ میان و لون آنکھوں کے دور سے شمع و بار یک فلک ان کا کاغذ البصر و ما تھن
بہشت میان نبوی مبارک اوس شمع و انفس و قضا و القدر کا لفظ کی نہ بلند تھی نہ پست

نہایت روشن بلکہ انوار الہی کا غزن دہن اوس قلم حقیقت کا کشادہ کشادہ نبی
حسن مردان عرب ہر آپ کی کشادہ دہنی کلمہ ہی سبب ہر ایک بات آپ کے دہن پاک سے
پوری ادا ہوئی تھی و ما تھن عن لہو آپ کے سخن کی عرش علی پر نشا ہوئی تھی
دانت رشک و عدل اوس دندان کن کفر و ضلالت کے مثل سیارگان روشن ہوا
برابر حکم سر اسر سانس کے دانت و ریچہ دار مطلع انوار تھے جب آپ ہنستے درو دیوار
روشن ہو جاتے تھے آواز سے ہنسنے میں عار تھی مسکرا کر بابت گشتا تھی زبان خوش
بیان کی شام حال ہر قلم تائیدہ لہ بلسا لک مداح اوس زبان کا خالق ذوالجمال
ایہاے مقدس رشک یا قوت و جوان ہر ایک سخی حیاں زخما سے ہمایون پر گشت
رشک خوشید و ما ہتا بان جنگی شمس بے پایاں آید و جھک مظهر انوار سے
نمایان کعبہ دین شمس مرصع ان گوش مبارک بخت وہ برگ گل و دانگی خوش
و لہامی انس و جان چاہ غنیمت و فرخندہ پر یوسف مصری شیدا نور بل و ملی ہویدا
نیش مبارک رشک سبزہ تو خطاں گہنی تابعدا کیشت سدا کی اہل روایت سے
پشت پر پشت گردن نور فغن کی شتا خداوند تعالیٰ کا جھل سدا کی لک عشق
فرما لہ رشک طاووس کیونکہ لکھن قلم شہرا آج سچہ و پشت کی شتا لکھن سچ لک
صدقہ و وصفا عک و ذلک لا یکن لکھن سے ظاہر ہر علم خدا سے قادر ہے
حاصل آنگہ سینہ صفا گنجینہ اوس مخزن اسرار و عالم کا چوڑا سر اسر شمس شمس لکھن سید
برابر تھا سینہ سے ناف تک بالو کی سیلی تھی مانند خط استوا کی تھی دونوں بازو
اور دونوں کندہ ہون اور دونوں ساق پا پر بال تھے سبز و باغ حسن و جمال تھے یا
اوس سبزہ حسن و خوبی کے پاؤں پر تصدق اقدار ہلال تھے انکھوں نورانی کے

پسینہ مشک و عطر کی خوشبو آتی تھی بہر عروس ہر ایک مشاطہ اوس پسینہ کو عطر
 میں ملائی تھی ورمیان ہر دو شانہ و قریب شانہ راست منسوب تھی اللہ و خدہ لا
 قریب لکھنا تو جہاں حیات و شہادت کا لکھنا اوس مہرین مندریات تھی دونوں پہونچے
 اوس بحر کرم کے دراز تھے بازو فریب خوش انداز تھے ہتھیلیاں ریشمین کپڑے سے
 نرم زیادہ پاس مبارک پر گوشت زینت جادہ پشت پازم و ہوار لون پر پائش
 حیدنان نثار انگوٹھے سے پاس کی انگلی سب انگلیوں سے بڑی مانند بر کشیدہ نظر
 السد کھڑی جوڑ پڑیوں کے مضبوط اور بھاری قدموں سے ظاہر ستواری چند لیاں لطیف
 و باریک ہر چوڑا انچ کا ڈھلا ٹھیک قدم یوں اوس نونال بلغ وحدت کائناتی
 میں بدرجہ اوسط معلوم ہوتا تھا اگر جب کسی بلند قدم کے ہمراہ تشریف لیجاتے تھے تو انکو
 سر سے سر اقدس اچکا بلند منوم ہوتا تھا جسم نازنین پر تکمین نہ بہت درلانہ بہت عیار
 بند بند گٹھا ہوا طر حصار رنگ اوس گل گلستان رسالت کا سرخ و سفید ہم طہرے خوشبو
 استعداتی تھی کہ جس راہ سے آپ گزرتے تھے وہ راہ ہماک جاتی تھی بلکہ عروس
 تک اوس راہ میں خوشبو کو قیام رہتا تھا ادھر سے نبی کریم گئے ہیں ہر خورد و کلان
 کہتا تھا عورات مدینہ جو پوشاک بدلتی تھیں آپ کا پسینہ لیکر لباس عطر ملتی تھیں تو
 بیرون اوان کے بدن سے خوشبو نہ جاتی تھی حاصل علی شمیم محمدی آتی تھی۔
 اللہ صلی علیہ وسلم و آلہ

ہو درو خدا محمد پر

سور خلیق شاہ احمد پر

ترتیب بند

صفت اولی مت کہ قوم تہا علی داری

قدرت خالق یکتا پر سر پاداری

مثل و الیل شہاز لعل چایا داری

خط سبز و لب لعل و رخ زیباداری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بدر پیشانی ہے اک نور سر عرش الہ وصف کیا کیجے کہ جیتی نہیں بینی پنکھ
 مانگ ہر فرق مبارک پر کہ ہر عرش کی راہ خوب ہی وصف میں ضرر کیا ہو

خط سبز و لب لعل و رخ زیباداری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دونوں ابرو ہیں کہ دو مدین سر لفظ الہ سورہ صا و ہر اکھون کی شفا طرغواہ
 کیا ہی پشت لب با نا پ ہے سبز و اللہ جس طرح لعل پر پتھر ہو سبزہ کی واہ

خط سبز و لب لعل و رخ زیباداری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سخت عزت آدم تھیں کی حق ہے ہا فہم و اور اک ہوا دین کا اگر شاہ ہوا
 نور کی طر سے شکر آپ بھی کرتے تھے بخشش جو د و عطا ہوا کی ہے سرتایا

خط سبز و لب لعل و رخ زیباداری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل صلح کے عبادات خدا تھی ہر دم خلعت خاس خلیل آپ میں تھی شاہ
 نہت حضرت لوسف ہو کون کسا کے ثم عزم ہوئی کاسلحان کا ہے باہ و چشم

خط سبز و لب لعل و رخ زیباداری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صبر و یوب کا ہے ذات مقدس کو ملا
عدل داد کیا آپ کو خالق نے عطا
سہے راضی برضا آپ شال تھے
زاہد و عابد و ابرار تھے مثل عیسیٰ

خط سبز لب لعل و رخ زیبا داری
انچ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شاہ کو نین رسول ثقلین آپ کی ذات
آپ کا کہنا وسیلہ جو یہ ناطق دن رات
انبیا اور بھی تھے آپ کی پر اور ہوبات
بمع حضرت مین رسولان سلف کے میں صفات

خط سبز لب لعل و رخ زیبا داری
انچ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

غزل

خوش رہش خوش وضع ہو خوشہ سرا آپ کا
مشک کو ترسہ ہو کیا عجب کیا ہے ذکر ایاں
یوسف مصری بھی شائق نیات جکے تھے
بات تھے دست کرم اور پاؤں چھوٹاتے تھے
ان نہ ہنہ کا تھا بہتا اور نہ بائیں کا جو آد
ذات اقدس آپ کی تھی حسن مین یکتا جو
سایہ کیونکر اوس قبالہ کا پڑنا خاک پر
ابر گزیدہ اور مقدس اور عظم کیوں نہ ہو
ذات اقدس عالم و مدد شکن ہو گیتا ہوئی
انور آنحضرت کو خالق نے جگہ پہا پور مین دی

معجزہ کہتے نہ تھا جادو سراپا آپ کا
خمش تا خوشبو کو ہے خوشبو سراپا آپ کا
کیا ہی تھا صلے علی و بچو سراپا آپ کا
تھا عجب ای سرو خوشو سراپا آپ کا
تھا قدرت ہر اک بازو سراپا آپ کا
سب حسین کیون مین اور کیو سراپا آپ کا
نور حق تھا اس شہ نہ کو سراپا آپ کا
عالم تقدیس مین ہر مہر سراپا آپ کا
جسم الم نوریت مملو سراپا آپ کا
گو نہیں خالق نے ہم پہا پور سراپا آپ کا

تے دین ہے پاک تیرا نے زبان تیری ہو پاک
کیا کہنے کا آہ ناطق کیو سراپا آپ کا

اللہم صل علی الفضل و الکرم
صلی اللہ علی سید العابد و العابدین
ہو درو خشاہد
سرو خلق شاہ امجد

بیان عادات شریف

مورخان احوال جناب رسول مجتبیٰ اور محرران ذکر خیر اور ادا نایان روز صلی
وامہ ان اوصاف نبوی محدثین رسول مقبول مفسرین علم مقبول و نقول متقی اسات پر
مین کہ حضرت رسول مقبول صلی نے کبھی بت پستی نہیں کی اور کوئی رسم جاہلیت عمل
مین نہیں لائے گناہ غیرہ و کبیرہ سے طہر و پاک رہے قبل از شریعت ابراہیم علیہ السلام
بر آپ کار بند تھے ابتدائے ظہور آنحضرت صلی علم سے گیارہ برس کے سن تیرا تک حضرت امیر
علیہ السلام و گاہ ایزدی سے آپ کی خدمت مین حاضر و متعین رہے بعد ازاں حضرت جبریل
علیہ السلام حکم خدا سے ذوالکرام حضور اقدس مین اوقیس برس پوشیدہ رہے جب آپ
چالیس برس کے ہوئے جبریل علیہ السلام حاضر کے جاہل بن عمرہ بنی الدونہ سے دی
ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی نے جب زمانہ نبوت کا قریب آیا ہر شجر و حجر سے السلام علیک
یا رسول اللہ کی آواز آئی تھی حضرت بلی عائشہ صدیقہ بنی الدونہ سے نقل ہو کہ
فرمایا رسول خدا صلی نے کہ قریب او ترنے دی کے مین پی خوابے یکساں تھانویں و
تہائی مجھے مرغوب تھی اکثر قارچہ آ کر مکت پوہ کی طرف تھیں کوس لیک پیا جو بہت
وہ قارچہ گزرتا اور کہیں ایک گز کہیں اوس سے کم چڑا واقع ہو و زات حضرت

عبادت رہتا تھا چنانچہ کتا یسویں برس تیسری یا آٹھویں تاریخ رجب الاول
 کو بروز دوشنبہ جبریل علیہ السلام وہاں تشریف لائے مین نے پوچھا کون ہو جو آپ
 دیا جبریل اور ایک خط بہشت کے نشین کیڑا بنا ہوا موتی اور یاقوت جڑے ہو
 اپنے پردن کے نیچے سے نکال کر دیا اور کہا کہ پڑھو اور جو صلیب مین نے کہا مین خواندہ
 نہیں پھر جبریل علیہ السلام نے اوسط طرح کہا میرا طرے وہی جواب پایا تیسری بار جبریل
 نے جگرانی کا شور مچا تا مقلد بیکہ پڑا یا اور زمین پر اپنا پر مارا چشمہ آب وہاں
 ملا ہوا جبریل نے اسے اس چشمہ سے جگران کا وضو تعلیم کیے اور دو رکعت نماز پڑھائی
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفَضْلِ وَالْكَرِيمِ عَلَى الْفَخْرِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْحَجَّةِ

ہو و روز محمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

علاوہ اس پر نے کتا جو کہ جبریل علیہ السلام جو میں ہزار بار حضرت صلیب پر نازل ہوئی کہ
 کہ ہر قدر کسی نبی پر نازل جبریل علیہ السلام کا نہیں ہوا پس جب آپ مخاطب بخطاب
 فَقَدْ قَاتَلْنَا ذَا وِرَامًا مَوْرًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا أَنشَأَ إِلَهُكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ
 غلعت بہشت ایمان کا قامت جنان سے حضرت خدیجہ الکبریٰ انا تلون رضی اللہ عنہ پر
 مزین ہوا عورت کو روز پر بھی ایک شرف ہوا اول سب سے حضرت صلیب پر زمرہ عورت
 مین سے بی بی خدیجہ الکبریٰ اقرار نبوت کر کے ایمان لائیں اور یہ ترو کلام قبول
 کر کے گروہ سابقین مین شمار کی گئیں اب عادات و افعال اس صاحب خلق
 العظیم کا کیا ہوا چنانچہ آپ نے کتا بونین لکھا جو کہ جو کچھ روزمرہ کی اہمالی چیز مین
 ملک عرب کے مہولات و فواکات سے تھیں سب آپ بخوشی تناول فرماتے تھے شد
 دگوشت کول شیا شین و نکین سے غریب کھاتے تھے جب آپ کھا نہیں مانتے

اولیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرماتے اور بعد تناول طعام اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفَضْلِ وَالْكَرِيمِ
 بیکہ و جگرانی فرماتے تھے سید سے کھانا کھاتے تھے اور قبل کھانا
 مانتے دھوتے تھے اور بعد کو بھی مانتے دھو کر کرتے اور فرماتے کہ کھانے پہلے دیکھنا
 دھوئے کھا نہیں برکت ہوتی جو آپ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ
 سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے ساتھ گرم کھانا لانا تو آپ فرماتے کہ جگرانی
 کریم نے آگ کھا یا کھانہ نہیں دیا اور فرمایا جو کہ سرد کھا نہیں برکت ہو گرم کھانے مین
 برکت نہیں حدیث تشریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلیب نے بھی بتلی چپائی نہیں کھائی
 اور سوسے چمچے یا خرے کے ہونکے دستروان یا سینی وغیرہ مین نہیں کھایا آپ نے
 ہائے خوش ہوتے تھے سفید کے کنوین کا پانی آپ کے واسطے آتا تھا کہ وہ نہایت سرد
 و شیرین تھا لکھا ہے کہ وہ ایک چشمہ مدینہ سے دو کی راہ پر جو آپ وقت صبح پانچ مین
 شہدہ لاکر نوش فرماتے تھے دو وہ آپ کو بہت مرغوب تھا خالص یا کبھی دو دھون پر
 پانی ملا کر پیتے تھے کھانے پر پانی نہیں پیتے تھے بد تک قریب ہجر کھانا ہو جاتا تھا
 اور پانی ہمیشہ پیٹھ پر پیتے تھے تین بار سانس لیکر جب کسی جماعت کیساتھ کھانا کھاتو
 تو آپ پہلے کھانا شروع کرتے بلکہ جب سب کھاتے تو آپ بھی کھاتے اور آخر مین سب
 ساتھ کھائیں مانتے چھوڑتے یعنی تھوڑا کھاتے اور آخر تک موافقت قوم کی کرتے
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْفَضْلِ وَالْكَرِيمِ عَلَى الْفَخْرِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْحَجَّةِ

ہو و روز محمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

ایمان اطہر کا بیان آنحضرت صلیب کا طرے جو کہ آپ پیدا کرا بہت پسند فرماتے تھے
 نیلے کیڑا کو مکروہ جانتے تھے فرمایا آپ نے کہ خدا کے نزدیک بڑی بزرگی مومن کی

سفید کھنا کپڑا پر کا ہو منقول ہو کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا بال او کے کمرے پر
 اور کپڑے میلے تھے اپنے او کا شیطان فرمایا فوات اقدس آپ کی ایک نوع کے
 کپڑے کی پانچ تھی جیسا کپڑا آپ کے سامنے آتا تھا پہن لیتے تھے مروی ہو کہ ماہ شریف
 آپ کا زیادہ چار گز شرعی سے تھا اور کبھی سات گز کا ہوتا تھا اگر شرعی ایک ماتھ کا
 بیچ کی اونگلی سے کہنی تک کے دو باشت ہوتا ہو مقدار چوبیس اونگلی کی بعد
 کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام عامہ شریف کا حساب تھا یہ آپ کی عادت
 شریف تھی کہ اپنے کپڑوں اور گھوڑوں وغیرہ کا نام مقرر فرماتے تھے عامہ شریف کے
 نیچے غید ٹوپی سر سے ملی ہوتی تھی فرماتے تھے کہ ہم میں اور کفار میں ہی فرق
 ہو کہ وہ دو بڑے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے ہم رکھتے ہیں ایک کنارہ دو پیہ کا دلوں شانوں
 درمیان چھوڑتے تھے کبھی چار اونگلی کبھی نصف کمر تک زیادہ اس سے لگانا حرام ہے
 محبوب تر لبوں کا کرتہ تھا پنچون تک آستینوں کا ردی کا کپڑا استعمالی آپ کا کوتاہ دکان
 و آستین ہوتا تھا تھوڑا چار کبھی نصف پنڈیون تک ہوتا تھا کبھی شخون تک لباس
 بادریہ ایک کی چار گز ایک باشت چوڑائی دو گز کی ہوتی تھی پہنا رسول خدا صلیم سے
 بہرہ کاسنگ آستینوں کا کہ وقت دشو کے او سکواتار کر کندہ و نیر وال بیتے تھے سٹاپ
 آپ تنگ کپڑا پہنتے تھے درندہ صیلے کپڑے اس رکھتے تھے انگوٹھی چاندی کی پہنتے تھے
 لکھنؤ او سا جوشی تھا اور گیت کو تیلی کی طرف رکھتے تھے اور پینا انگوٹھی کا اکثر امان
 میں اولے امان میں آیا ہو سید ہے ہاتھ میں کم نعلین مبارک آپ کی اس نقشہ کے مطابق
 بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 مروی ہو کہ بہتر مبارک رسول اللہ صلیم

جس پر ہر راحت فرماتے تھے پڑ پڑا تھا او کے اندر جمال و زینت خرم کی کو کمر
 بھری تھی اور ایک روایت میں دو ہرے کپڑے کا البتہ آپ کا آیا ہو ذکر ریادت شریف
 بوقت شب ہلکی عادات میں آپ کی یہ تھا کہ رات بھر میں چند بار سوتے اور چند بار اوتھتے
 وضو سواک کر کے نماز پڑھتے پھر کچھ دیر سوتے پھر اوٹھ کر وضو سواک کر کے نماز پڑھتے
 پھر سو جاتے عرض عینی بار آپ رات بھر میں بیدار سوتے اوتھتے ہی بار وضو کر کے
 نماز پڑھتے اور ہمیشہ رات بھر میں چند بار سوتے اور چند بار اوتھتے یہ بہت معلوم ہے
 آپ آرام فرماتے تھے جانب قبلہ کے خواں ہا یونکو وقت ہر راحت میں یہ ہاتھ کی
 ہتھیلی پر رکھتے اور آخر شب میں ہا یونکو استادہ کر لیتے ایک ماتھ سے نیچے رکھتے
 منع فرماتے منہ کے بل سونے سے کہتے تھے یہ طریقہ ہمیں یوں کے وینکات
 اللہ صلیم بالفضل والکریم علی محمد و آلہ العابدین

ہو درود و حمد و تحمید پر سرور و تعلق شاہ امجد پر
 بیان حجرات سب سے بڑا حجرہ امجاد حضرت صلیم سے قرآن مجید کی کفایت فہم
 اور کمال بلاغت رکھتا ہو سوائے اس کے اور بہت مجھے گشتار او کا اعلا شریفی سے
 باہر ہو مجھ او کے شوق القریبی آپ کے اشارہ گفت سہا بہت دو کلمہ ہونا جاندا کہ
 کسی بیخبر سے واقف نہیں ہوا اس طرح مجھ و درخوس کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زوال پر کچھ
 سراحدیں تھا جو نزول وحی واقع ہوا ہو آپ مقدمات وحی سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ
 آفتاب غروب ہو گیا جب آپ معاملہ وحی سے فارغ ہوئے معلوم ہوا کہ علی کی غار صحر
 قضا ہوئی کہنے دعا کی کہ اے اے عالمین علی نماز کی وقت تیرے سول کی تا بعد ازیں
 تھا آفتاب کو پھر کہ علی نماز صحر پر صلا نمازت ہو سکتی ہیں کہ دیکھا میں آفتاب

بلند ہو گیا رشتی او کی حجاز اور پہاڑ پر پڑی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غاصر ادا کی
انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کے
لایق پانی رکھا تھا اور وقت نماز نظر کیا ہونے لپے پانی نہ ملنے کی شکایت کی آپ نے
اینا ہاتھ پائے کے برتن میں رکھا اور لوگوں نے ارشاد کیا کہ وضو کر بن پس دیکھ لہنے کہ
پانی اوٹکلیو نے پانی جاری تھا میں سو آدمیوں نے اس پانی سے وضو کیا یہ عجزہ کی
بار صادر ہوا اول جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا دوسرے غزوہ تبوک میں علی بن ابی طالب
اور بھی کسی جگہ اس عجزہ کا ذکر آیا ہے اس طرح زیادہ ہو جانا یا پانی قلیل کا جنگ حدیث اور
چشمہ تبوک میں اور عجزہ زیادہ ہونا تمام قلیل کا اور بھی کئی بار ہوا ہے اور عجزہ کرنا ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ کا اور گواہی دینا بھیڑیے کا رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور عجزہ
سومار کے باتین کرنا اور نہ لنی کے باتین کرنا اور شیر کے قید کرنا اور شہادت و شہاد
شیر خوار کی رسالت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچھا ہونا بیمار و نیکا اور عجزہ مرصع کے
زندہ کرنا علی بن ابی طالب کی رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت بشری سے باہر ہے
اللہُمَّ صَلِّ بِالْفَصْلِ وَالْكَرَمِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْعَرَبِ وَالْحَجَرِ

ہو در و خد احمد پر	سرور خلق شاہ امجد پر
--------------------	----------------------

مگر عمدہ ترین جزات حال حراج ان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر حراج اول سرور دنیا و جہاں
اصفا کی خاص خصوصیات و اشرف فضائل و عجزات کمالات سے ہے کہ انبیاء و اہل
میں کوئی شرف باریں شرف نہوا لکھا ہو کہ شب و دن شبہ تائیمین حبيب بار ہون
سال نبوت سے آپام بانی کے مگر تین تشریف رکھتے تھے کہ خطاب ستطاب جناب
رب الارباب جبریل علیہ السلام کو طرح پہونچا کہ آجکی رات گوشہ طاعت و زانو عبادت

چھوڑ دیجو تمہیں موقوف کر پڑاؤ کی کوئی اور لباس فردوسی سے راستہ کر کے چلا
خدا شکاری کا کمر سے باندھ تاج فرمانبرداری سر پر رکھ کر نکلیں کو حکم پہونچا کہ پیمانہ روز
ہاتھ سے رکھے اور تیری ہمراہی کو آمادہ ہو ہر نفل صور رکھ دے عزرائیل چنڈے
قبض روح سے دست بردار ہو فرشتان نور و ضیاء طغات افلاک کو عباد رب کونکر
صاف و صفا کر بن نوبت انوار ان صدق و صفا نقارہ خود و عطا اطراف دار بقائے
بہائین و خوان بہشت کو راستہ و پیراستہ کر کے مالک دوزخ کو اقبال علم و سکین سے
مقتل کر دے و ریابہ سے ہوا چلنے سے افلاک سرور و دش سے باز رہیں جو ران
بہشتی عمر عود و طبعی جواہر نشاری کو اپنے اپنے جہاں نگاہین میں لیکر صف بہشت
ایسا دے تصدیق کو آمادہ ہوں حاملان عرش فلک طلسمی کو لباس پاکیزہ پہناؤں
کری کے تاج قدری سر پر رکھیں آدم و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ اور کل انبیاء علیہم السلام
کو شردہ پہونچا کہ آجکی رات خالق ارض و سما کو اپنی حبیب سرور قدیم و عطار و مظاہر
بیکو عزا اختر خیر البشر کو دولت قرب وصال سے شرف فرمایا گیا اور ہر غیب سے
اگلی دیکر خلعت سعادت عنایت خاص کا بخشا گیا جبریل ستر ہزار فرشتے اپنے
ساتھ لیکر بہشت عنبر برشت میں جا ایک براق جنت سے لیکر در دولت اس حبیب
خاص محبوب با اختصاص پر پہونچ کر بلندی حاصل کر زمین کے قبرستانوں سے اشرق
تا بہ مغرب غلاب آجکی رات اوٹھا تمام دنیا کو عطر محبت اور بخور مودت سے مطر کر

غسل

رنگ نور و زہ کو مگر پہونچا آجکی رات عرش پر جاتے ہیں محبوب خدا آجکی رات
ہو در و خد احمد پر راز وحدت شد الایہ کھلا آجکی رات

سیر خدمت نہ کر سبے ہوں کیونکر جبریل
نور رحمت سے جہان بسکے ہوا نورانی
حکم خالق ہو کہ قبر و سنی ہو موقوف عذاب
حکم خالق کا ہو آراستہ ہو خلد برین
عورین اطباق جو اہر لیے استادہ ہین
نفتیں دو نو جہان کی ہوین حضرت کو نصیب
ہوا تھا جو کسی اور چسب کو عطا
ہو گا حضرت سانبی پھر نہ جہان میں پیدا
تسلیت خوان رسول و جہان ہو ناطق

جو وقت جبریل علیہ السلام مر غرا رحمت میں واسطے براق کے آئی چالیس ہزار براق برق
گردا گرد آگاہ بہشت میں چپے ہوئے دیکھے انہیں ایک براق مخزون دل کہاں شتر
محمد صلعم میں بیتاب گوشہ چراگاہ ارم میں نالان و جگر طیان پایاد ریافت ہو اگر چاہا
بریں سے الفت احمدی میں آب و دہاں چھوڑ کر دل غشتیاق محمدی دل برشتہ پر رکھنا
حضرت جبریل اوس براق کثیر الاشتیاق کو ہم ستر ہزار فرشتگان کے لیکر آئی تیز گامی
اوس براق کی باد صحر کی تند زاری کو شرمائی تھی برق جہالت زدہ گنہین پر گاہ آسمان
جاتی تھی بجا مزمردین میں تمام زبردی کا تماشا تھا ستارہ چینی ہو ہفت سیارگان کو
چکڑین آتا تھا ہاتھ اب کی پیشانی کے عشق میں داغ بردل آفتاب او کو آفتابی ہو
بدل مال نہ ہو اوس کے منہ کی بلاتین لیتی تھی شتری اوس کے چہرہ پر جان دی تھی حلا
او کی خدائت کا حال ہوتا او کی شہاں کا حال شوقی میں سیل کا اوستا و شہات میں

آفتاب اسکے روبرو اپنا افتاد بال خجالت وہ پہلے ریحان ایال سے چہر نشان دم پر
مہ ستارہ و درسم اوس کے اصل بدخشان نشان بدن سے خوشبوی مشک و عنبر
انی تھی فرشتہ غوثی و فرشتہ بھی آنکھ چکی جاتی تھی سراپادہ براق بقدر نور تھا خجالت وہ
ظہان و رشک وہ جو تھا سبحان اللہ اس براق کی کیا بائنا ہو سکی چراگاہ بہشت حضرت
کیا وہ خلد غذا ہو آب کو شربت ہمیشہ یاد و لغت احمدی سے سدرہ اہنتی پر چہرہ چہرہ
مقام کیا جواہرات بہشت خلد سے و ان زمین برزخ سے پانک چراویر و عضو جواہرات
بشی سے بنا تھا سر و مزاجی طینت تھی ملاک بنا ہوا تھا سر اس سرخیل جانوران بہشت
کا موارید یکدہ کلان کا کان زبردی ساح و صف محمدی یاقوت کی پیشانی پر خط
زمر و کلمہ لا الہ الا اللہ محمد مرسل اللہ تحریر چہان نور آگین بنظیر بینی کمرانی مثل
شمع نور خشان آسمان نازک شک بہا چوران جنان در و دان پارہ الماس
سلسلہ پاس پاس گردن طاووس برنگ یاقوت احمدی بال گردن کے نغفران نازم
خوشبوے اوس کے سطرچین و تار پشت ملائی شکم لغزنی مینا کار دست و باز مروج
شکل مرجان ہمہ کین و دونان بلورنگ آمیز بے الوار جواہرات بہشت کمارین
اور مونس کی مرصع کاریے بہارین ہونہیں نعل فیروزی نعل آتشین میں زمر و دوزی
خلاق بل و طی اسے جو جو خوبان اور حیوانات کو جدا جدا اصناف میں چین وہ اس بلبل
ایسان غنائی میں تمام و کمال آئی تھی بسیار اکب سردار النور جان دیسا ہی مرکب خیر و نور

اللہ صلی بالفضل والکرم علی محمد و آلہ الطیبین

ہو در و خد احمد پر سرور خلق شاہ امجد پر
جو وقت حضرت جبریل در دولت نبوی پر براق لیکر آئی پاس اوب اس مخدو جان

شہنشاہ کون و مکان کو بیدار کر کے متروک ہو کر اس طرح مدح سرا ہوئے۔

ترجیع بند

مرحبا ام کل گلدستہ مالی نسبی	مرحبا نور خدا سے شرفی و غری
مرحبا ام غنچ گلشن شیرین ربی	مرحبا جان و دل ناشی و طلبی
مرحبا چارہ در و دل در مان طلبی	مرحبا ختم زل خواہد ہر ایک نبی
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقی
شکریہ شہنشاہ ہرے شاہ ام	بہر خواب سے اوٹھے جو بصد جاہ و چشم
بوسے جبریل بلاتا ہے خدا سے عالم	غسل بر طبع تھی مائل کہ جو رضوان ام
جام یا قوت معطش سے آیا اوس من م	رو برو آ کے کہا اوسنے آداب اتم
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقی
بس اوقی طشت زمزمین نبی نے اوسم	اب کوثر سے کیا غسل بصد جاہ و چشم
سر پہ غامد رکھا ز جنت ہر دو عالم	باز ہی یا قوت کے چلے سے کمر مستحکم
قال لی دوش بہارک پہ عبا ی آدم	آئے حجرہ سے تو آداز ہی تھی پیہم
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقی
تھا جو حاضر و دور است بہر اوق خوش خو	غیرت جو جانبان او کا ہر اک تھا بازو
تھا بہشتوں کے جو ام سے مرغ پہلو	کلمہ طیبہ پیشانی پہ لکھا ایک سو
سر پہ ہاتھ اوسکے رکھا شہ نے جو کھکریا ہو	کر کے تسلیم شہ دین کو وہ بولا خوش رو
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقی
اوس پر یوش چہ ہوئے در دین جبکہ سما	تھی بلوین شہ والا کے فرشتوں کی قضا

کھتے ہیں اہل روایت کردہ چہ اسی ہزار	سکے سب شیفہ و عاشق شاہ ابرار
گہ در خواہ گہ کلمہ کی تھی لب پر تکرار	کستا با آتھایہ چاوش سواری ہر بار
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان با فدایت چہ عجب خوش لقی
جب ہو کر مجھ سے مین شہ دین اصل	تھی جو شتاق مرادین ہون او کی محال
انہیا صفت بصف اور اوسکے فرشتہ شال	فضل دوڑ چنے پہ حضرت ہو و آدم مار
مقتدا سارے نبی آپ امام عادل	متفق ہو کے کہ کستا تھا ہر اک دریا دل
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل و جان با فدایت چہ عجب خوش لقی
چنے اول پہ گئے وائے رسول اکرم	فضل جبریل نے کھلوا یا بصد جاہ و چشم
دان ہو پوٹے تو نظر اور ہی آیا عالم	اکھ فرشتوں نہیں پہ دیکھا کہ مین بیٹھے آدم
دیکھا آدم نے جو کہ مین شہنشاہ اتم	ہو کے خوش مطلع جبریل پر بار اوسم
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان با فدایت چہ عجب خوش لقی
دوسرے چنے پہ یوسف سے نوا جا کے حضور	ملے حضرت سے ہوئے حضرت یوسف نور
پھر تو یعقوب اور اسحاق تھے اور شاہ غیور	وائے بھٹے کے گیا پاس خدا کا وہ نور
اس زیارت سنو ٹی کا ہو ایسی کو د فور	کہا بیسیا ختم دیکھی جو تسلی تا دور
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان با فدایت چہ عجب خوش لقی
پھر ہو کر حضرت موسی سے ملاقی سرور	گفتگو در تک اوسنے ہی با کرو فر
اوسنے نصرت جو بہت باد شہ جبریل بشر	ہوا ہر ایک بے لکیر شوق اکبر
میر و حضرت موسی کی چہر آئین مادر	دیکھا آچو کئی تھی ہر اک نیک سیر
مرحبا سید کی مدنی السزنی	دل جان با فدایت چہ عجب خوش لقی

یادت جہوت ہے آپ نے کس غلیل
 نوح وادیں بھی آپ نے وہیں باقیں
 ایک سے ایک بنی اور پھر تہا شکیل
 مرہاسید کی مدنے العسری
 اونے نصرت جو ہو بادشہ کون مکان
 عرض جبریل نے کی ہمیں نہیں تاب تو ان
 دور سے ایک فرشتہ ہوا او وقت عیان
 مرہاسید کی مدنی العسری
 کما حضرت نے کہ جبریل ہو کیا اسکانا
 سدرۃ المنتہی سے لیکھا وہ نیک انجام
 آکے رفرف نے کیا لپکا پھر جہان کے سلام
 مرہاسید کی مدنے العسری
 پہنچا حضرت کو وہ یکے سر عرش مجید
 جب قریب آئے تو رفرف بھی رہا پھر توبید
 قام قوسین فاوحی تھا مقام کو حید
 مرہاسید کی مدنے العسری
 پھر ہوا حکم کہ جنت بھی فخر کو دکھاؤ
 غل فرشتہ تو یہ تھا مہر کو اودھاؤ
 سب لپس و خوش پرے اپنے مافراز جاؤ
 مرہاسید کی مدنے العسری
 دل جان با وفایت چہ عجیب خوش نصیبی

پاس جنت کے جو حضرت کی سواری تھی
 ب قدموں کو باری ہو ساری تھی
 اپنی تقدیر بھی ہے ہر ساری تھی
 مرہاسید کی مدنے العسری
 دل جان با وفایت چہ عجیب خوش نصیبی
 عورین فردوس کی سب مروجہ جنابان کثیر
 نوزاد و جو دیکھا تو بہت گھبرا ئیں
 سب چارین کہ بہت دین مرادین پاکیز
 مرہاسید کی مدنے العسری
 دل جان با وفایت چہ عجیب خوش نصیبی
 کوئی کہتی تھی فدا و شہد عالی درجات
 رخ روشن سے کہیں نہ تھا کہیں نہ گداز
 موج سے اوسکے بھی پیدا ہی ہوتی تھی
 مرہاسید کی مدنے العسری
 دل جان با وفایت چہ عجیب خوش نصیبی
 سر دکھتا تھا کہ او قمری عرش اعلیٰ
 سون غلہ کو بھی فوک زبان تھی ملہ
 سورہ فجر کا تھا شور و گلوں میں یکجا
 مرہاسید کی مدنے العسری
 دل جان با وفایت چہ عجیب خوش نصیبی
 کو بھی اچھا ہوا اداس رسول دو جہان
 کر دعا حق سے کہ بہتری النور جان
 شل ہیں مطلع توحی کے مراکھ ہولان
 ہم کر گوش گردونے ہوں از لیلان

مرحبا سیدی مدنی العزلی دلی جان باد فایت چہ عجیب ش

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْأَعْرَابِ	عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
ہو درو خدا محمد پر	سرور علی شاہ امجد پر

لکھا ہوا کہ جو وقت شب معراج میں حضرت آدم علیہ السلام کو آپسے دیکھا تو وہ بائیں اوستے
دو دروازہ نظر آئے وہی طرف کے دروازہ خوشبو آتی تھی اس دروازہ کی جانب دیکھ
بہتے تھے اور بائیں دروازے سے بدبو آتی تھی اس درواری کی طرف دیکھ کر دے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ریل سے ان دروازوں کا حال دریافت کیا جب ریل نے عرض کیا کہ
وہنا دروازہ کی خوشبو آتی ہے اور وہاں ایک روح اس دروازے سے جنت کو جاتی ہے
اس دروازہ کی طرف دیکھ کر آدم غوش ہوئے ہیں اور بائیں دروازہ دو خوشبو
آئے جہاں ایک روح نکلتی ہے وہاں اس دروازے سے دو زمین لیجاتے ہیں اسکی طرف
دے تے ہیں دنا سے آگے جا کر آنے دیکھا کہ ایک گروہ کھیتی کرتا ہے اور سیوقت بوسے تے ہیں
اور اسی وقت وہ طیار ہو جاتی ہے اور وہ لوگ ایک انہ کے عوض ساتھ سو یا تے ہیں
علوم ہوا کہ وہ عبادت میں ہیں کہ یاد خدا کرتے ہیں اور اللہ کو اسطے معنا جو نیکو دین
خداوند تعالیٰ انکی روز میں برکت دیتا ہے ایک ایک کے عوض سات سات سو یا
میں بعد اس کے ایک شخص کو دیکھا کہ بوجہ نیکو نیکو طاقت سے زیادہ جمع کر چکا ہے اور
میں جمع کیے با آواز جبریل نے کہا کہ شخص گناہگار ہو کہ خدا سے زیادہ گناہ کر چکا
اور پھر گناہ سے باز نہیں آتا پھر ایک جماعت کو دیکھا کہ فرشتے مراد کا پتھر دے
کھینچتے ہیں اور وہ پھر اپنی حالت اصلی پر آجاتے ہیں پھر اس طرح سرانجام کو لے جاتے
ہیں دریافت ہوا کہ وہ لوگ ہیں کہ نماز جبر اور جماعت میں سستی دکا لے کرتے ہیں

اور کوع و سجود برابر بجا نہیں لیتے ایک جماعت آپ کو نظر آئی تھے کہ سبھو کے پاس سے
جانوروں کے چرگاہ و ذرا کی طرف انکارا کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ مال کی نہیں
دیتے اور فقیروں کو سبھو پر رحم نہیں کھاتے حدیث میں آیا ہے کہ چھوڑو انما زکاۃ کا خواہ
مرد ہو خواہ عورت چالیس برس تک عذاب کیا جاوے گا البتہ یہ وہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن ایک سانپ دوزخ سے طلیا
ملے گا اسکا تین آسمان پر اور دم تحت الشری میں ہوگی نام اسکا جریس ہوگی اسکا کھوکھو
ہت نم سے پانچ گروہ درکار ہیں اول چھوڑو انما زکاۃ دوسرا نہ دینے والا زکوٰۃ کا تیسرا
پینے والا شراب کا چوتھے کھانوا الاسلام کا پانچواں گروہ اون لوگوں کا جو دنیا کی باتیں
سمجھ میں کرتے ہیں پس وہ سانپ ان پانچوں گروہ کے آویس کو لیکر دوزخ میں پھر جائے گا
حدیث میں آیا ہے کہ جب شرابی دوزخ میں ڈالے جائے گا پھر ہزار برس کے پاریں گے کہ ہم
میں مالک اونکو آتی ہیں تک جواب نہ دیا پھر سپینہ اونکے بدن سے ایسا آنا شروع ہوا کہ
اونکی بدبو سے وہ خود فریاد کیلے کہ الہی یہ سپینہ جسے دور کر وہ سپینہ اونکے بدن سے دور کر
اور تمام بدن اونکا آگ جلا دیگی پھر دست کیا جائے گا بعد ایک مدت کے اونکو آب حیمہ پینے
کو دیگا اللہ تعالیٰ نے حرام کاری دینا کاری کو کلام مجید میں بتا کید منع فرمایا ہے جیسا کہ
آیت میں وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ كَانَ فَاحِشًا وَّسَّاءًا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قوم
حرام کاری کی کثرت ہوتی ہو اس قوم پر موت کا غلاب نازل ہوتا ہے مانند مرض ہیضہ
وغیرہ کے اور بار بار زیادہ اور بدتر زیادہ زنا و حرام کاری کرنا محلہ اور ہسانی کی عورت سے
ہوا اور ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا اور چوری کرنا اسے اور شراب پینے والے اور
دائرہ دینے والے اور خیانت کرنے والے کو خارج از اسلام فرمایا ہے حدیث میں آیا ہے کہ

تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کی ہے یعنی تین گروہ جنت میں جاویں گے اول بیوہ والا
 شراب کا دوسرا مان باپ کی تابعداری نہ کرنے والا تیسرا دیوث دیوث وہ ہے کہ اپنی بیوی کو
 بیٹی اور بہن یا مان کو جاننا ہو کہ یہ حرام کاری کرتے ہیں اور اونسے علیحدگی نہ اختیار
 کرے اور ایک طرح پر دیوث وہ بھی شمار کیا جاتا ہے جو اپنے گھر کی عورتوں کو گانے بجانے
 منع نہیں کرتا اور شادی بیاہ میں گانیکو بھیجنا ہر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ میں
 ایسا ہی لکھتے ہیں اور جن مردوں نے پردیکا حکم یا اگر عورتیں ان مردوں سے پردہ نہ کرینگے اور
 وارث ان عورتوں کی اس میں ناکید اور نہ کرینگے دیوث شمار ہونگی اکثر عورتیں جو نبی
 بیاہی آتی ہیں اور وہ حالت ناپاکی میں آٹھ آٹھ روز بے غسل رہتی ہیں اور آٹھواں
 روز جمعہ کا نہا نیکو مقرر کیا ہے اگر اوس دن بھی کوئی موقع نہ پائے گا نہیں ہوتا تو پھر آٹھ روز
 اسی حالت ناپاکی میں رہتی ہیں اور شوہر و بچے ساتھ سوئی بیٹھتی ہیں اور اسی حالت
 ناپاکی میں روٹی پکاتی ہیں اور بانیکو ماتھے لگاتی ہیں پس وہ کھانا پانی سب ناپاک
 ہوتا ہے اور مرد اونسے جو انکی نجاست و قیست رکھتے ہیں اور تاکید کر کے غسل کو نہیں کھینچتے
 وہ بھی از روئے شرع دیوث ہیں کیونکہ دیوث وہ شخص ہے جو ناپاکی اور بیباکی کو اپنے گھر میں
 رواد رکھے ایسے مرد و عورت کا نماز و روزہ کچھ درست نہیں ہوتا اور ہر گت اونسے گھر سے دور
 ہوتی ہے اور نحوست بڑھتی جاتی ہے ایسے گھر و نہر مذاب الہی نازل ہوتا ہے عورت و مرد سب
 مبتلا یافت ہو جاتے ہیں اور دین و دنیا سب خراب ہو جاتا ہے احوال بہشت کا جب آپ
 حکم از دی اسرافیل کے ہمراہ شب عراج میں بہشت کی سیر کو تشریف لیتے است کہ مکان
 و ایوان دیکھ کر نہایت سرور ہوئے آپ فرماتے ہیں جو وقت میں بہشت کے دروازہ پر
 گیا دیکھا کہ دروازہ سونیکا تھا چوڑائی اوکی پانسوہ کی راہ اور اونچائی ہزار برس کی

راہ تھی اوس دروازہ میں چالیس ہزار کنگرے تھے ہر کنگرے پر ایک فرشتہ مقرر تھا و دونوں
 ہاتھ نہیں اونکے دو دو طہن تھے ایک میں کپڑے بہشت کے دوسرا نور سے بھرا ہوا جبریل نے
 کہا یا رسول اللہ یہ فرشتے آدم علیہ السلام سے آٹھ ہزار برس پیشتر پیدا ہوئے ہیں اور اطباق
 آپ کے اور آپ کی امت کے تصدیق کیواسطے یوں قیامت کو امت آپ کی ہیسان لایگی اور
 فرشتے یہ اطباق اونپر نثار کریں گے جب میں بہشت کے اندر داخل ہوا رضوان نے مجھ کو
 بہشت کی نعمتیں دکھلانی شروع کیں ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی اور ایک یاقوت
 اور ایک زمرہ اور ایک موتی کی تھی گارا اوسکا مشک کا فور کا چوڑائی دلواری ستر ہزار
 برس کی راہ اور اونچائی اوکی ہزار برس کی راہ اونمیں ایسی صفائی تھی کہ مشعل شمس کے انور
 سے باہر اور باہر سے اندر تک نظر آوی عرش سے فرش تک اوکی صفائی دکھلائی دی خاک
 اور مٹی بہشت کی مشک عنبر و کافور کی گھاس اوکی زعفران کی کنگریاں زمرہ اور موتی
 اور یاقوت کے چار باغ جنت میں ہیں نام اونکا جنت الفردوس جنت المادی جنت النہیم
 و جنت العدن ہے اور چار باغ ہیں کہ نام اونسے دار السلام و دار الجلال و دار الخلد و دار الفخر
 ہیں ہر بہشت میں مکان یاقوت سرخ کے کنگرے سعید موتی یا زمرہ کے اور بعض کنگرے مثل سورج
 بعض مثل چاند کے ہر مکان میں ستر ہزار قطعے اور ہر قطعہ میں ستر ہزار حجرہ ہر حجرہ میں تخت
 سونے اور یاقوت اور موتی کے بچھے ہوئے اور اونپر زلف و شجر کے سائبان بچھے ہوئے ان
 تختوں پر ستر ہزار فرش ریشمیں بچھے ہوئے اوپر ایک ایک حور نہایت خوبصورت بہشتی کپڑے
 اپنے عطر بہشتی لگائے تاج جڑا و سر پر رکھے ستر ہزار زیور اور چالیس ہزار بلوس زرین
 خوبہودار سے آراستہ ہر ایک زیور سے ستر ہزار طرکی آرز و خوش و دلکش پیدا فرمایا رسول خدا
 صلعم نے کہ ادنی مکان بہشت کا بہتر تمام دنیا سے ہے اگر ایک عورت بہشتی کی عورتوں میں سے

زمین کی طرف رخ کرے شرق و غرب روشن ہو جاوے اور فرمایا کہ مومنوں کی واسطے بہشت میں جمہ
 ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی عرض و طول اور کسا ساٹھ ساٹھ کوس کا سلیمانوی عورتیں
 اذکی اہلخانہ ہوگی بہشت میں چار نہون ہین پانچکی دودہ کی شراب کی شہد کی ہشتی سب
 آپس میں ایسی دوستی رکھیں گے کہ گویا ایک جان و دو قالب ہین اہل بہشت کبھی بیمار نہون گے
 نہ حاجت کی کو بول و برازی کی ہوگی نہ ضرورت تھوکنے اور ناک شکنے کی ہوگی برتن
 سونے چاندی کا ٹکٹھ نہیں اگر اور عود و دلبان و عیر روشن پسینہ سے عطر کی خوشبو آئیگی
 تسبیح اہل بہشت کی سبحان اللہ و الحمد للہ ہوگی اس طرح ادا کریں گے جیسے سالن خیر ارادہ کلنا
 ہو حدیث میں آیا ہے کہ بہشت میں نہ کوئی محتاج ہوگا نہ فکرمند نہ لباس کید کا کمنہ و کیف
 ہوگا نہ جوانی تمام ہوگی ہر مرد وزن اٹھارہ برس کے ہونگے نہ آپس میں شرف و فساد نہ موت ہوگی
 نہ محنت و مشقت بہشتیوں نے ہمیشہ خدارہی رہی گاہ سب بڑی نعمت ہر اہی آنحضرت صلیم کے
 اور نبیوں کی امتوں نے بہشت میں دو چند ہونگے ہر ایک شخص کو مرتبہ بہشت میں موافق عمل و
 ریاضت و عبادت کے ملیگا اس کم و بیشی پر کسی کسی سے حسد نہونگا حرص و ہوس کہ دنیاوی
 مرتبہ کی ہرگز نہونگی جمعہ کے روز بہشت میں اہل بہشت دیدار خداوند کریم سے مشرف ہوا کریں
 اہل جنت سے خداوند تعالیٰ بیواسطہ کلام کریگا اور مانند گلاب پاشی کے اپنی قدرت کاملہ
 خواہ نور و رحمت کے ہر سایہ گافرمایا ہو آنحضرت صلیم نے کہ بہشت میں اہل بہشت وہ چیزیں
 پائیں گے جو نہ آنکھوں سے دیکھیں نہ کانوں سے سہن نہ دلوں میں اونکا خیال گذرا حاصل کلام شب
 معراج اپنی تمام سیر و حکمرانیت فرمائی انہانی کے گھر و در و اجلاں ہو جس بستر پر
 وقت تشریف لیجائیں گے استراحت فرماتے تھے اوکو اس طرح گرم پایا اور زنجیر و حجرہ بھی اسطرح
 جنبش میں تھی

مسدس

بَدَعَ النَّارَ بِجَاهِهِ وَقَفَّ الرَّجُوهُ نَوَالِهِ
 وَخَلَّتْ جَنَانُ بَسْتِ الْبَحْرِ الْمَذْنُ خِلَالِهِ
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 اے بادشاہ دو جہان اے شہر یار انس و جان
 اے عیسے و مانند گان اے چارہ ساز عاصیان
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 اے آفتاب و اضحیٰ مہتاب و لیل اذرا
 اے نشان اقدس من و ما و رقد و الاقل کھنا
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 حق او کی جانب ہو سدا و خاص و حق و غیر
 کہتے تھے سب حور و ملک بناوے ہو کر نصف
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 اے براق خوش خرام آیا زمین پر تیرے کلام
 سدرہ تھا او سکا اک مقام اکرومان با احشام
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 عیسیٰ و موسیٰ خوش لقاد و آدم انبیا
 احاق و ابراہیم و نوح و یحییٰ و یسٰ و ابراہیم
 رُبُّ الْعَالَمِ بِكَمَالِ كَشْفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَواتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
 حق نے زمین سے آگے بولوا یا بر سر زمین

خالق ہوا ہر شیفہ ایسے حسین ایسے حسین	دولت سرا پر آپ کے کہتے ہیں جبریل امین
بلغ اعلیٰ بحالہ کشف الدجی بحالہ	حسن جمع خصالہ صلو علیہ وآلہ
خالق نے مکو بانی نعمت عطا ہر ایک کی	دولت ملی جو آپ کو وہ کب کسکو ہے ملی
یون برگزیدہ خلق میں عیسیٰ دوسری یون بھی	لیکن شب معراج میں کسکی سواری یون گئی
بلغ اعلیٰ بحالہ کشف الدجی بحالہ	حسن جمع خصالہ صلو علیہ وآلہ
تم رحمۃ اللعالمین تم باو شاہ مرسلین	دنیا کی تم سے آبرو اور دین کی ہر چیزین
یہ کو حبیب اپنا کہے جب آپ رب العالمین	زیادہ کیونکر ہوتیں یہ طرح پھر ایشادین
بلغ اعلیٰ بحالہ کشف الدجی بحالہ	حسن جمع خصالہ صلو علیہ وآلہ
عرش برین سے جب پھر حضرت محمد مصطفیٰ	تشریف لائے جس جگہ شور مبارک بکسا دھا
خیل ملائک ہاں طرف اک جاگروہ انبیا	ہر ایک بہر تہنیت ادسوقت دیتا تھا صدا
بلغ اعلیٰ بحالہ کشف الدجی بحالہ	حسن جمع خصالہ صلو علیہ وآلہ
یار برائی مجھے یار براسا مصطفیٰ	جسم قیامت ہو پیا اور حشر ہو حد سے ہوا
بہر شفاعت زیر عرش آئین جو شاہ انبیا	ناطق مسدس یہ پڑی سعدی ہون چوت ہوا
بلغ اعلیٰ بحالہ کشف الدجی بحالہ غزل	حسن جمع خصالہ صلو علیہ وآلہ
حضرت سے محب مرتبہ پایا شب معراج	خالق نے سر عرش بلا یا شب معراج
منہ سرخ شہ دین کا ہوا فرط خوشی سے	جبریل نے جس وقت جگایا شب معراج
کہتے تھے نبی کیا کہوں اس رانگا احوال	جو کچھ کہہ پایا تھا وہ پایا شب معراج
حضرت سے وہ امت کیلئے حق سے طلب کی	جنت کو جو خود ان سے دکھایا شب معراج
نہی جبکہ زمین آپ کی خوشبو سے معطر	افلاک کو بھی جلکے بسایا شب معراج

جبریل نے آنکھوں کو کھچھایا شب معراج	پڑے گئے حضرت کے قدم میں جگہ دوس جا
جب پردہ قدرت کو اٹھایا شب معراج	جراپنے دہان اور کسکو نہیں پایا
مشہور ہوا عالم ارواح میں ناطق	میرا یہ قصیدہ جو سنایا شب معراج
یا شفیع الوری اسلام علیک	یا حبیب خدا سلام علیک
ای شہ جن وانس و عور و ملک	نبیے دوسرا سلام علیک
ای چراغ رہ یقین و صفا	شمع راہ ہدایا سلام علیک
درة التاج سورہ یاسین	طرہ انسا سلام علیک
شرح اوحی و معنی طہ	آیہ قل کف اسلام علیک
پیشوا ہنما و نادے دین	سرور انبیا سلام علیک
مہر و شمس اور مہر و الیسل	زینت و اضحا سلام علیک
گنج اسرار کاف نایا عین	گوہر ہے بہا سلام علیک
نور چشم صا و چہرہ لون	ای الف لام اسلام علیک
سہفت آسمان قدرت رب	ماہ عرش عسل اسلام
صاحب قاف و زینت و الفجر	مالک مل اسے
ناطق دل گرفتہ بس خاموش	ناطق دل گرفتہ بس خاموش
وقت ہی ختم کا سلام علیک	وقت ہی ختم کا سلام علیک
اللہم صل علی الفضل و الکرم	اللہم صل علی الفضل و الکرم
ہو درود خدا محمد پر	ہو درود خدا محمد پر

التماس مولف

بجہ راز و غفار و لغت رسول مختار و منقبت اصحاب کبار بندہ عاجز گنہگار شرمسار امیدوار
رحمت پروردگار خادوم علماء و اسحق حکماء حافظ حکیم مرزا امیر بیگ تخلص ناطق خلف الصدق
حضرت مرزا فیض علی بیگ قدس الدنورہ الغریز ساکن خطہ مینو سواد شہر شاہ جہان آباد
عرف دہلی التماس پر دازہ کہ اس مولود سودھی بہ شفیع ناطق نے حسب استدعا
بر خود دار کامگار سعادت اطوار مدد فضل و کمال مبارک خویشہ منحصلاً
اندان چراغ دو دمان عجمد الحمید خان ابن عبد الرحیم خان زاد الدنورہ و قدرہ
قم سے بہ ملک دامادی منسلک ہیں سلسلہ ہجری نبوی صلعم ملک مالوہ شہر اوجین
ترتیب پائی خالق جل علی اس خاکسار پائیکار کو اسکے صلہ میں شفاعت
قبول کی عطا فرمائے اور اس ارجمند کو بامراد دکھلائے۔ آمین ثم آمین

فیض انساب خبر صادق معنی سودھی شفیع ناطق از تصنیف مرزا امیر بیگ صاحب ناطق
نسخ تحریر صاف چھاپہ شفاف باہتمام بلخ طبع کیا ہو جملہ حقوق مرزا صاحب موصوفت

نذیر حسین ناشر کتب دہلی بازار درویشہ کلان

نظر پہلے ادھر دیکھو

مولف صاحب اسکے چھاپنے یا چھپوانیکا ارادہ نکرین۔